صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

صوبائی اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 27 اگست 2008 بمطابق 24 شعبان 1429ھ صبح دس بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطَٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمَٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنكُمۡ وَعَمِلُواْ الصَّٰلِحَٰتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِي الۡأَرۡضِ كَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِينَ مِن قَبۡلِهِمۡ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمۡ دِينَهُمُ الَّذِي ارۡتَضَىٰ لَهُمۡ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّنۢ بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ أَمۡنًاۚ يَعۡبُدُونَنِي لَا يُشۡرِكُونَ بِي شَيۡـًٔاۚ وَمَن كَفَرَ بَعۡدَ ذَٰلِكَ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ الۡفَٰسِقُونَ O وَأَقِيمُواْ الصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ الزَّكَوٰةَ وَأَطِيعُواْ الرَّسُولَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُونَ O لَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ مُعۡجِزِينَ فِي الۡأَرۡضِۚ وَمَأۡوَىٰهُمُ النَّارُۖ وَلَبِئۡسَ الۡمَصِيرُ۔

(ترجمہ): جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے، ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنادے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا اور ان کے دین کو جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے مستحکم و پائیدار کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں گے۔ اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے لوگ بدکردار ہیں۔ اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور پیغمبر خدا کے فرمان پر چلتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔ اور ایسا خیال نہ کرنا کہ تم پر کافر لوگ غالب آجائیں گے (وہ جا ہی کہاں سکتے ہیں) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب بادشاہ صالح: پوائنٹ آف آرڈر۔

ملک قاسم خان خٹک: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ کم ہیں، صرف تین اٹھے ہیں، ایک دو اور اٹھ جائیں تو فیصلہ ہو جائے گا۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر! میرے چچازاد بھائی اغواء ہوئے ہیں۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ جاوید عباسی پہلے۔۔۔۔۔۔

ہزارہ یونیورسٹی میں امن وامان کی صورتحال

جناب محمد جاوید عباسی: بڑی مہربانی۔ جناب سپیکر، بہت اہم مسئلہ ہے جس کی طرف میں اس ایوان کی توجہ مبذول کروا رہا ہوں۔ کل اس پر بات بھی ہوئی ہے اور جناب منسٹر میاں افتخار صاحب نے بھی اس پر بات کی تھی اور بہت اچھا انہوں نے کہا تھا۔ جناب سپیکر، ایک بہت بڑی سازش ہو رہی ہے۔ اس وقت ہمارے صوبے میں بہت سی سازشیں ہو رہی ہیں، اس وقت جنگ کی صورتحال ہے ہمارے صوبے میں اور کوئی علاقہ اس وقت امن میں نہیں ہے شاید۔ ایک ہزارہ میں جو بہت زیادہ امن تھا الحمد للہ، اس کو بھی اب خراب کیا جا رہا ہے۔ سر، پچھلے ایک ہفتے سے وہاں ایک بہت بڑی سازش ہے، میری ریکویسٹ ہے آپ سے اور ہاؤس سے بھی کہ اگر اس معاملے کو ہم نے آج Serious نہ لیا اور ہم نے اس کو اسی طرح پھر ایک دفعہ کارپٹ کے نیچے کر دیا اور کہا کہ اس کو اگلی دفعہ دیکھیں گے تو یہ بہت Serious مسئلہ ہوتا جا رہا ہے۔ کوئی سازش ایسی ہو رہی ہے جو کہہ رہے ہیں کہ اٹک پار اور ہزارہ والوں کی آپس میں بغیر کسی وجہ سے کوئی لڑائی 'ہزارہ یونیورسٹی' کے نام سے وہاں پیدا کر دی گئی ہے۔ 'ہزارہ یونیورسٹی' پورے صوبے کی یونیورسٹی ہے۔ جہاں سے بھی جو طالبعلم اور جو بھی آدمی جو وائس چانسلر آئے یا کوئی ہو جائے، ہماری طرف سے اس کو Welcome ہے، وہ ہمارا بھائی ہے جس طرح ہمارے بھائی آکر یہاں پڑھتے ہیں۔ یہ پچھلے چار، پانچ دنوں سے وہاں پر لوکل، سارا معاملہ بہت زیادہ خراب ہوا ہے۔ اس کیلئے ضروری ہے جناب سپیکر، میری آپ سے ریکویسٹ ہے، مؤدبانہ ریکویسٹ ہے اور اس ہاؤس سے بھی اور مجھے یقین ہے کہ ہمارے اور دوست ہزارہ سے جن کا تعلق ہے، وہ بھی یہ بات کریں گے کہ ہائر ایجوکیشن کے جو منسٹر ہیں قاضی صاحب، ان کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو اس ایوان میں تین چار دنوں کے اندر رپورٹ پیش کرے اور جو بھی آدمی اس کا Responsible ہے، یہ میں نہیں مانتا کہ بغیر کسی کی Responsibility کے یہ کام

ہو رہا ہے، میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں۔ میرے پاس کچھ Evidence ہے، میں پیش کرنے کیلئے بھی تیار ہوں آپ کے چیمبر میں۔ میں نہیں چاہتا کہ کچھ ساری انفارمیشن میں آج Share کروں، اتنی بڑی سازش ہو رہی ہے کہ اس علاقے کا امن خراب کرنے کیلئے ایک دفعہ، آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے پورے صوبے کی اس وقت کیا پوزیشن ہے؟ وہ علاقہ جہاں امن تھا، جہاں اور کوئی بات نہ چلی تو انہوں نے اب یہ بہت Serious issue وہاں پر شروع کر دیا ہے جس پر روز لڑائی ہوتی ہے۔ کل وہ لڑکے یہاں پہنچے اور ہمارے آنریبل منسٹرز صاحبان کے خلاف انہوں نے آج یہاں اسمبلی کے باہر نعرے لگائے اور جو Language استعمال کی گئی ہے، وہ بھی ہم نہیں چاہتے ہیں۔ اگر یہاں اتنی سخت Language استعمال کی گئی ہے تو وہاں آپ دیکھیں کہ اس مقام پر کیا صورتحال ہوگی؟ میں نے آج اپنے اور دوستوں سے بھی بات کی تھی، وہ بھی اس ایشو پر بات کریں گے۔ میری بہت مؤدبانہ ریکویسٹ ہے کہ اس معاملے کو Serious لیا جائے اور اس پر فوری طور پر کوئی نہ کوئی کمیٹی بنا کر اور جو بھی اس کا Responsible ہے وہاں، اس کو سامنے لایا جائے اور اس کو سخت سے سخت سزا دی جائے تاکہ اس طرح کی برائی کو ہمیشہ کیلئے ختم کیا جائے، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹریژری بینچز سے کوئی جواب دے دیں جی۔

<u>جناب بشیر احمد بلور [سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی)]</u>: جناب سپیکر صاحب، انہوں نے جو مسئلہ اٹھایا ہے، کل اس کے بارے میں ہمارے دو منسٹر صاحبان گئے تھے، وہاں باہر بات کی انہوں نے اور انہوں نے مجھے لکھ کر، میرے پاس پڑا ہوا ہے، یہ کہا ہے کہ جن لوگوں نے وہاں یونیورسٹی پر حملہ کیا، باہر سے لوگ آئے ہیں اور میں نے ڈی آئی جی پولیس سے بھی بات کی ہے کہ وہاں لاء اینڈ آرڈر سچویشن کی جو پوزیشن ہے، اس کو اچھے طریقے سے Settle کریں اور جیسا کہ میرے بھائی نے کہا ہے، ہم تو بالکل نہیں چاہتے، ہمارا ایک صوبہ ہے، ہم ایک لوگ ہیں، ہم ایک اسمبلی میں بیٹھے ہیں اور ہمارا کسی، اگر لڑکوں نے کوئی زیادتی کی ہے تو ان کے خلاف بھی ایکشن لیا جائے گا، اگر اس علاقے کے لوگوں نے کوئی زیادتی کی ہے، اندر جا کر، یونیورسٹی میں گھس کر لوگوں نے، باہر کے لوگوں نے وہاں Interference کی ہے تو وہاں وائس چانسلر صاحب سے بھی میں ابھی بات کروں گا۔ آپ کے چیمبر میں انشاء اللہ اس مسئلے کو ہم Amicably settle کر لیں گے اور ہماری کوشش ہے، جیسا کہ آپ نے فرمایا، اللہ کا شکر ہے کہ اب ہزارے کا لاء اینڈ آرڈر سچویشن ٹھیک ہے۔ خدا نہ کرے کہ وہاں ایسے حالات پیدا ہوں کہ ہمارے زیادہ سے زیادہ اختلافات بڑھیں

اور انشاء اللہ حکومت پوری کوشش کرے گی کہ اس کو اچھے طریقے سے ہم Settle کر سکیں اور جو پختون فیڈریشن کے لڑکے ہیں، ان کو بھی ہم اپنی طرف سے، پارٹی کی طرف سے بھی ہدایت دیں گے کہ بس جو ہو گیا، وہ ہو گیا، اس سے آگے مہربانی کر کے کوئی گڑ بڑ نہ کریں تاکہ امن وامان کا مسئلہ اور پیدا نہ ہو اور ہم آپ سے بھی ریکویسٹ کرتے ہیں کہ وہاں علاقے کا جو ایم پی اے صاحب ہے، مجھے پتہ نہیں ہے کونسا ایم پی اے صاحب ہے وہاں پر۔۔۔۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: جناب سپیکر، دیکھیں پولیس سے یہ معاملہ Solve نہیں ہو گا، یہ Facts بتائے جائیں اس ہاؤس کو کہ کون ذمہ دار ہے؟ کمیٹی بنائیں اور سچ کا کیوں نہ ہمیں پتہ چلے؟ ہمیں پتہ چلنا چاہیئے کہ اس کا Responsible کون ہے؟

<u>سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی)</u>: سردار صاحب! ہمیں کمیٹی بنانے پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر آپ بیٹھیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جاوید صاحب، بہتر یہ ہے کہ سیشن کے بعد، بلور صاحب، جب یہ سیشن Off ہو جائے تو آپ دونوں چیمبر میں آئیں گے، یہ ایشو ادھر Settle کریں گے۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی)</u>: وہاں پر انشاء اللہ، ہمیں کوئی اعتراض نہیں، آپ کمیٹی بھی بنائیں تو ہمیں اعتراض نہیں ہے۔

<u>Mr. Speaker: </u>Questions' Hour, Question No. 3, Israrullah Khan Gandapur Sahib.

<u>Malik Qasim Khan Khattak</u>: Point of order, Sir…………

<u>جناب سپیکر</u>: یہ کزن والی بات آپ پرسوں کر چکے ہیں، میں نے ان لوگوں کو بلایا ہے ادھر، یہ بات کرینگے۔

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: کچھ نہیں ہوا سر۔ میں یہ بات کر رہا ہوں کہ میرے چچازاد بھائی پانچ دن ہوئے کہ اغواء ہوئے ہیں، دونوں سینیئر منسٹرز صاحبان نے فلور پر یہ یقین دہانی کرائی تھی لیکن آج تک ہمارے ساتھ پولیس کے کسی سپاہی نے بھی کوئی رابطہ نہیں کیا۔ اگر ہمارا یہ حال ہے کہ اس فلور پر کوئی پختونوں کو پوچھتا تک نہیں، انہوں نے ہمارے ساتھ جو وعدہ کیا وہ پورا نہیں ہو رہا تو جناب والا، میں واک آوٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے واک آوٹ کر گئے)

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

* 3 _ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیاوزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ ڈیرہ اسماعیل خان میں پولیس تھانے اور چوکیاں موجود ہیں؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ڈیرہ اسماعیل خان میں کل کتنے پولیس تھانے اور چوکیاں ہیں؟

(ii) پولیس تھانوں اور چوکیوں میں منظور شدہ نفری کی تعداد کتنی ہے اور موقع پر کتنی موجود ہے؟

(iii) ڈیرہ اسماعیل خان میں جرائم کے حساب سے بدنام اور خراب تھانوں کو حکومت بمطابق پہلے اور دوسرے نمبر سال 2003 سے باقاعدہ رینکنگ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ [جواب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر) نے پڑھا]: (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) ڈیرہ اسماعیل خان میں منظور شدہ پولیس تھانوں کی تعداد بارہ اور پولیس چوکیوں کی تعداد آٹھ جبکہ موجودہ وقت میں بارہ پولیس تھانے اور چار پولیس چوکیاں ہیں۔ (نوٹ: پولیس چوکی خاد آمانی، روڑی، قلعہ اقبال گڑھ اور کچا ایریا کیلئے عمارتیں نہیں ہیں۔)

(ii) ضلع پولیس وانوسٹی گیشن کی منظور شدہ اور موجودہ نفری کی تعداد کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

	انسپکٹر	سب انسپکٹر	اسسٹنٹ سب انسپکٹر	ہیڈ کانسٹیبل	کانسٹیبل
منظور شدہ	9	31	66	236	1705
موجودہ	7	31	66	236	1670
کمی	2	-	-	-	35

نوٹ: منظور شدہ انسپکٹر نو ہیں جن میں سے دو انسپکٹر یواین مشن پر ہیں جبکہ پانچ انسپکٹر ضلع ہذا میں موجود ہیں جبکہ دو کی کمی ہے۔

نوٹ: پولیس چوکی خاد آمانی، روڑی، قلعہ اقبال گڑھ اور کچا ایریا کیلئے بلڈنگ کی عدم دستیابی کی وجہ سے ان چوکیوں کی منظور شدہ نفری اپنے متعلقہ تھانوں میں ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہے۔

(iii) جی نہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ اس سوال کے (ب) جز میں جو انہوں نے چوکیوں کی تعداد ڈیرہ اسماعیل خان میں بتائی ہے، اس میں چار مقامات پر وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ اس وقت فی الحال وہاں پر

فنکشنل نہیں ہیں اور وہ اس وجہ سے نہیں ہیں کہ وہاں عمارتیں نہیں ہیں۔ ساتھ ہی آگے جا کر میں نے ان سے پوچھا ہے کہ بدنام اور خراب تھانوں کو حکومت باقاعدہ رینکنگ دینے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ ایسے علاقے بھی ہوتے ہیں جن میں جرائم کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اور میرا یہ سوال اٹھانے کا مقصد بھی یہی تھا کہ جب وہ تھانے آئیں گے اور اس میں منظور نفری آئیگی تو حقائق کا پتہ چلے گا۔ تو اس میں سر، میرے خیال میں Concealment of facts کیا گیا ہے اور میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہو گی کہ اس چیز کا نوٹس لیں اور جو چوکیاں کاغذات میں منظور ہیں لیکن ان کی بلڈنگز نہیں ہیں، ان کو بلڈنگز فراہم کی جائیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، جواب دیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): میرے معزز رکن نے جو فرمایا ہے، مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے، ان کے ساتھ بیٹھ کر دیکھ لیں گے کہ جہاں چوکیاں کاغذوں میں ہیں اور موقع پر نہیں ہیں، یہ تو پھر بہت زیادہ بڑی بات ہے، اس میں تو سخت سے سخت ایکشن لیا جائے گا۔ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ گورنمنٹ کے کروڑوں روپے خرچ ہوں اور وہ بلڈنگ ہی نہ ہو، خالی چوکی کا نام ہو تو بالکل اس پر سختی سے ایکشن لیں گے۔ میرے ساتھ بیٹھ جائیں جو بھی حالات ہوں، ہم انشاء اللہ اس کو Settle کریں گے۔ یہ تو Embarrassment ہے اور اس کو تو میرے خیال میں سخت سے سخت سزا دی جائیگی جو بھی اس میں Involve ہوا۔ یہ تو کروڑوں روپے کی بات ہے اور انشاء اللہ ہم ان سے بیٹھ کر بات کر لیں گے۔

Mr. Speaker: Thank you. Question No. 4, Mr. Israrullah Khan Gandapur Sahib.

*4_ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ریگولر اور ریزرو پولیس ہر ضلع میں ہوتی ہے؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ جنوری 2003 سے تاحال مختلف اضلاع میں پولیس کی بھرتی ہوئی ہے؟

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ضلع وائز بھرتی کا طریقہ کار کیا ہے، ہر ضلع کی سطح پر ریگولر اور ریزرو پولیس کی تعداد 1988 کی مردم شماری کے مطابق بتائی جائے؟

(ii) جنوری 2003 سے اب تک کتنی بار پولیس کی بھرتی ہوئی ہے، ہر ضلع کو بھرتی کا کوٹہ کس حساب سے دیا گیا ہے نیز کس ضلع کو اس کے حصے سے زیادہ کوٹہ دیا گیا ہے، اس کی وجہ بتائی جائے؟

(iii) جنوری 2003 سے تاحال جرائم کے حساب سے بدنام ضلعوں کے نام بھی بتائے جائیں؟

وزیراعلیٰ [جواب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر) نے پڑھا]: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) (i) باقاعدہ طور پر اخباروں میں رولز کے مطابق اشتہار دیا جاتا ہے۔ جسمانی ٹیسٹ کے علاوہ تحریری وزبانی امتحانات لئے جاتے ہیں اور میرٹ لسٹ کے مطابق کانسٹیبلان کو بھرتی کرتے ہیں۔ ضلع وائز ریگولر اور ریزرو پولیس کی منظور شدہ عملہ کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(ii) سال 2003, 2004, 2006 ایک بار جبکہ سال 2007 میں تین بار بھرتی ہو چکی ہے، تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

محکمہ پولیس کو کل 7500 آسامیاں ملی ہیں، ان آسامیوں کو تمام اضلاع اور مختلف شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان آسامیوں کو جرائم آبادی اور حالیہ تخریب کاری کے وقوعوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اضلاع میں تقسیم کیا گیا ہے۔ شورش زدہ اضلاع کو ان اضلاع جن میں تخریب کاری کے واقعات کم تھے، پر ترجیح دے کر زیادہ آسامیاں دی جاچکی ہیں جو کہ وقت کی اہم ضرورت تھی۔ 7500 آسامیوں کی تقسیم کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(iii) جنوری 2003 سے 2008 تک اضلاع میں جرائم کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ سر، اس سوال کے متعلق جب میں بھیج رہا تھا تو یہ پانچ سال کا جو گزشتہ حکومت کا ہے، اس حوالے سے میں نے بھیجا تھا اور اس کے جز (ج) میں، میں نے ان سے 1998 میں جو مردم شماری ہوئی تھی، اس کے مطابق پوچھا تھا کہ کانسٹیبل جب آپ بھرتی کرتے ہیں، اس کیلئے آپ لوگوں نے Criteria کہاں رکھا ہے کیونکہ پولیس رولز میں ساڑھے چار سو افراد پر ایک کانسٹیبل ہوتا ہے اور یہاں پہ جو انہوں نے بھرتیاں کی ہیں اور ڈسٹرکٹ کو شیئر دیا گیا ہے، انہوں نے گول مول سا جواب دیا ہے کہ ساڑھے سات ہزار آسامیاں ہمیں ملی تھیں پچھلے پانچ سالوں میں اور ان کو ہم نے مختلف اضلاع میں جرائم، آبادی اور حالیہ تخریب کاری، اگر آپ دیکھیں تو آگے چل کر جو اس کے ساتھ Annexure لگے ہوئے ہیں، اس میں پشاور جرائم کے اعتبار سے سب سے پہلے نمبر پر ہے، جہاں پر 89495 جرائم ہوئے ہیں 2003 سے 2007 تک۔ اس کے بعد مردان ہے، 55480، اور یہ انہوں نے باقاعدہ جز (ج) میں ایک ڈیٹا دیا ہے لیکن اس کے برعکس جو بھرتی ہوئی ہے تو وہ بنوں میں پہلے نمبر پر،

1792، اور اس کے بعد پشاور ہے، پھر ڈی آئی خان ہے۔ سر، میرا مقصد اس سوال کا یہ تھا کہ جب محکمہ پولیس بھرتی کرتا ہے تو ان کے پولیس رولز ہیں، ساڑھے چار سو افراد پر انہوں نے ایک کانسٹیبل بھرتی کرنا ہوتا ہے تو اگر انہوں نے رولز کی Violation کی ہے تو آیا حکومت ان کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تینوں چلے جائیں جی، واجد علی خان، آپ بھی اور نثار گل صاحب، آپ بھی ادھر جائیں اور ان دوستوں کو لے آئیں، ممبران کو۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اور ساتھ ہی سر، اس میں انہوں نے ہمیں جو فگرز دیئے ہیں کہ 2003 سے لیکر 2007 تک تین بار بھرتی ہوئی ہے، 2003, 2004, 2006 اور سال 2007 میں تین بار بھرتیاں ہوئیں ہیں جن میں ساڑھے سات ہزار افراد بھرتی ہوئے ہیں لیکن سر، جب Annexure میں، میں نے ان فگرز کو جمع کیا تو یہ چودہ ہزار، چھ سو سینتیس بنتے ہیں تو میری اس میں یہ گزارش ہے کیونکہ یہ معاملہ اتنا آسان نہیں ہے، اگر منسٹر صاحب اس میں اجازت دیں کہ اس کو کمیٹی کو ہم ریفر کر دیں تاکہ یہ سارے Facts and figures وہاں پر آجائیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔ بشیر بلور صاحب کا مائیک آن کر دیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): یہ میرے بھائی نے جیسے بات کی ہے سپیکر صاحب، یہ دیکھیں اب چارسدہ میں کوئی بھرتی نہیں ہے، نوشہرہ میں نہیں ہے، مردان میں نہیں ہے، صوابی میں نہیں ہے اور کوہاٹ میں 1150 ہے اور بنوں میں 950 ہے اور سچی بات یہ ہے کہ یہ کچھ Discrimination ہوئی ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کہ یہ کمیٹی میں چلا جائے اور کمیٹی میں چھان بین کی جائے کہ آیا یہ زیادتی کیوں ہوئی ہے اور کس کے ساتھ ہوئی ہے؟ جن علاقوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، ان کو ompensate کیا جائے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کہ اگر اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

Mr. Speaker: The Question is referred to the concerned committee.

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر، زما یو ضمنی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیا ہے؟ ضمنی کوئسچن ہے؟

جناب محمد زمین خان: او جی۔

جناب سپیکر: کوئسچن ابھی ریفر ہو گیا کمیٹی کو، تو بس اس میں آپ جو بھی بولنا چاہیں، اس میں بولیں، تھینک یو۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی نہیں، کوئسچن آور کے بعد، کوئسچن آور کے بعد، یہ دو چار کوئسچنز ہیں۔ دا ستا شته کنه، ستا پکښے را روان دے جی۔ کوئسچن نمبر 15، جناب عبدالستار خان صاحب۔ اصل میں یہ جو کوئسچن آور ہے، میں ذرا زیادہ Serious لے رہا ہوں۔ ممبرز حضرات کے دل پر اپنے حلقے کیلئے بہت بڑا بوجھ ہوتا ہے، ان کیلئے بہت بڑی Requirement ہوتی ہے۔ پھر ڈیپارٹمنٹ نے بھی اس پر بہت کام کیا ہوتا ہے تو یہ دونوں بیچاروں کا وقت ضائع ہو جاتا ہے تو اسلئے آپ اس میں تھوڑا سا تعاون کریں کہ کوئسچن آور میں ان ممبرز حضرات کیلئے سارے ہاؤس سے یہ التجا ہے کہ اس میں Disturbance تھوڑا کم ہو، کم سے کم ہو۔ جی، عبدالستار خان صاحب۔

* 15_ جناب عبدالستار خان: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سرحد پولیس کو پنجاب پولیس کے برابر مراعات / تنخواہیں دی جاتی ہیں؟

(ب) اگر (الف) کا جواب نفی میں ہو تو:

(i) سرحد پولیس کو پنجاب پولیس کے برابر مراعات / تنخواہیں کیوں نہیں دی جاتی ہیں؟

(ii) آیا صوبائی حکومت سرحد پولیس کو پنجاب پولیس کے برابر مراعات / تنخواہیں دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ [جواب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر) نے پڑھا]: (الف) جی ہاں۔

(ب) سرحد اور پنجاب پولیس کو تنخواہیں اور باقاعدہ مراعات مرکزی حکومت کی پالیسی کی تقلید کرتے ہوئے یکساں شرح سے دی جاتی ہیں۔

تمام صوبوں کے پولیس کانسٹیبل اور ہیڈ کانسٹیبل کے مروجہ الاؤنسز کا تقابلی جائزہ لیا جائے تو تقابلی جائزہ میں جہاں تک حوالدار اور سپاہیوں کو سپیشل الاؤنس بحساب دو ہزار روپے فکسڈ، ٹی اے بحساب دو سو روپے اور سائیکل الاؤنس بحساب پانچ روپے دینے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ ہر صوبہ اپنی مالی استطاعت کے مطابق یہ الاؤنس دیتا ہے اور صوبہ سرحد بوجہ مالی حالت مرکزی حکومت کے دی ہوئی مراعات کے علاوہ مزید مراعات دینے کا متحمل نہیں۔ البتہ محکمہ پولیس صوبہ سرحد شدت سے اس امر کا متمنی ہے کہ سرحد پولیس کے کانسٹیبل اور ہیڈ کانسٹیبل کو بھی وہی مراعات ملیں جو کہ پنجاب پولیس کے کانسٹیبل اور ہیڈ کانسٹیبل کو مل رہی ہیں۔

جناب عبدالستار خان: شکریہ، سر۔ میرا اس لحاظ سے ایک سوال ہے کہ فرنٹیئر پولیس کو پنجاب پولیس کے برابر تنخواہ نہیں دیتے ہیں تو اس میں مجھے جو جواب دیا گیا ہے، وہ گول مول ہے اور کچھ الاؤنسز ہیں، جیسا کہ انہوں نے بتایا ہے کہ سپیشل الاؤنسز دو ہزار روپے پنجاب کو دیئے جاتے ہیں، ٹی اے بحساب دو سو روپے اور سائیکل الاؤنسز پنجاب پولیس کو دیئے جاتے ہیں اور فرنٹیئر پولیس کو مالی پوزیشن کا Reason بتایا ہے کہ اس وجہ سے نہیں مل سکتے ہیں۔ سر، اس میں میری عرض یہ ہے کہ اس سوال کو بھی آپ اس کمیٹی کو ریفر کریں کیونکہ یہ اس صوبے کا مسئلہ ہے، پورے فرنٹیئر کے پولیس والے ہمارے صوبے کے حالات کا سامنا کر رہے ہیں، مر رہے ہیں اور ان کو تکالیف ہیں، پریشانیاں ہیں، تو اس وجہ سے میں بھی عرض کروں گا کہ میرا سوال اس سے بھی اہم ہے، مجموعی طور پر اس صوبے کی پوری پولیس فورس کے ساتھ تعلق رکھتا ہے تو اس کو بھی اگر آپ کمیٹی کو ریفر کریں اور اس پر مکمل بات ہو جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ عبدالاکبر خان! کوئی ضمنی کوسچن ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں جناب سپیکر، اس میں میرا بھی ایک ضمنی کوسچن ہے۔ جناب سپیکر، آپ اگر دوسرے Page پر دیکھ لیں تو جو Comparison انہوں نے کی ہے، اس میں تو باقی صوبوں میں پولیس کانسٹیبلان کی تنخواہیں اور الاؤنسز کہاں سے کہاں تک پہنچے ہیں اور ہمارے صوبے میں تو روزانہ بیچارے مر رہے ہیں اور روزانہ ان پر حملے ہو رہے ہیں اور حکومت صرف لکھتی ہے کہ ہماری فنانشل پوزیشن اسطرح نہیں ہے کہ ہم زیادہ کر سکیں۔ جناب سپیکر، آپ یہ Comparison statement دیکھیں، میرے خیال میں واقعی یہ انتہائی زیادتی ہے کہ جو لوگ ہماری حفاظت کر رہے ہیں اور یہاں پر کتنے حادثات ہو رہے ہیں؟ جناب سپیکر! کتنے مر رہے ہیں، شہید ہو رہے ہیں اور پھر بھی باقی صوبوں کے مقابلے میں وہ کم ہے؟ یا تو یہ کمیٹی کے حوالے کر دیں تاکہ اس کو باقی صوبوں کے برابر تو کر دیں اور آپ بھی ہدایات دے دیں کہ باقی صوبوں کے تو برابر کر لیں نا، جی۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب: جناب سپیکر-------

جناب سپیکر: آپ کا بھی ضمنی کوسچن ہے؟ جی۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب: جناب سپیکر، زۂ یو ریکویسٹ کول غواړمه۔ د صوبه سرحد چه کوم پولیس دے، هغه په بارډر باندے بالکل چه کوم حالات دی، هغه هیومن شیلډ غوندے استعمالیږی لګیا دے او که د پنجاب پولیس اوګورئ، مونږ به دے سپریم کورټ ته تلو جی، هغوی ته پوره هغه باډی سوټس ئے ورکړی وو،

آکسیجن ماسکونه ئے ورکړی وو، چه کوم پولیس اهل دے چه د هغوی دا تنخواګانے هم زیاتے شی او هغوی ته د باقاعده Protection هم ورکړے شی، د هغوی د پاره هیڅ نه دی شوی، د هغوی د پاره مونږ خبره کوؤ۔
Mr. Speaker: Thank you, ji.

مولوی عبیداللہ: سر، اس میں میری ایک تجویز ہے۔

جناب سپیکر: عبیداللہ صاحب کا مائیک آن کریں۔

مولوی عبیداللہ: یہ میری ایک تجویز ہے۔ جس طرح تورخم اور کراچی بندرگاہ ہے، اسی طرح ہمارے کوہستان کے ساتھ لنک کرتا ہے ایک عظیم ملک چائنا، وہاں سے مسلسل ہمارا ٹریڈ اور تجارت ہمارے ملک کے ساتھ ہورہا ہے لیکن محفوظ راستے کی ابھی تک کوئی تجویز کسی حلقے میں نہیں ہے، کسی تجویز میں نہیں ہے۔ میری یہ تجویز ہے کہ جس طرح موٹروے پولیس ہے، اسی طرح اسی عظیم ملک کے ساتھ ہمارا لنک ہے، اگر پہلے جیسے حالات ہوتے تو ایسی کوئی بات نہیں تھی، اب روزانہ یہ حالات جو آرہے ہیں، وہاں سے بڑے بڑے کنٹینرز آجاتے ہیں، ادھر سے بھی چلے جاتے ہیں، وہاں کوئی محفوظ راستہ اگر ہمیں نہ ملا، وہ راستہ بھی ہم سے کٹ گیا، اگر مخدوش ہی رہا جبکہ چائنا ہمارا قریبی دوست ہے اور بہت بڑا ٹریڈ پارٹنر بھی ہے، تو تجویز یہ ہے کہ وہاں موٹروے کی طرح ایک مضبوط پولیس ہو اور مسلسل چوبیس گھنٹے اسی کے زیر تحویل اور رہنمائی میں ہو۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، زمونږ دے ورونړو خبرے اوکړلے، دا جواب ئے پکښے لیکلے دے چه پولیس د پاره خو زما خیال دے چه څومره دے حکومت کوشش کړے دے او د کومو حالاتو نه چه مونږ تیریږو لګیا یو، ریښتیا خبره ده چه د هغوی حق هم دے چه مونږ ورته ډیر نه ډیر مراعات ورکړو۔ دے حکومت موجوده د هغوی چه څوک شهید کیږی، هغوی د پاره پنشن او د هغوی بچو ته نوکرئ، هغوی ته کیش انعام، هر څه ورکړے کیږی۔ هغه Answer کښے هم دا دی چه زمونږ وسائل پورے خبره ده، سبا به هر څوک پاځی، ستاسو دا اسمبلی سیکرټریټ به سبا پاځی چه د پنجاب سیکرټریټ ته چه کومه تنخواه ملاویږی، مونږ ته هم برابر کړئ۔ سبا به بل ډیپارټمنټ پاځی چه پنجاب کښے څومره وسائل دغه دی، هغه د مونږ ته هم راکړی نو دا د هر چا د صوبے خپل طریقه کار دے او

د هر چا خپل وسائل دی۔ دا اوس مونږ یو ډیپارټمنټ چه پنجاب سره مقابله کول شروع کړو نو د پنجاب بجټ خو دومره دے چه زمونږ د لس بجټونو برابر دے نو مونږه هغوی سره به څنګه مقابله کوؤ؟ دا مونږه منو چه زمونږ پولیس باندے ډیر لوئے پریشر دے، دا مونږه منو چه زمونږ صوبه کښے حالات ډیر خراب دی خو مونږ به خپلو حالاتو ته ګورو نو بیا به تنخواه زیاتوؤ، دا سے خو نه شو کولے جی او-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر------

سینئیر وزیر (بلدیات): چه خبره خو زهٔ پوره کړم کنه، مونږ دوئ ته دا تسلی ورکوؤ چه مرکز ته به درخواست کوؤ، مرکز مخکښے هم مونږ سره ریښتیا خبره ده چه اوس مونږ دا نور کوم Appointments کوؤ، مرکز به مونږ سره مرسته کوی، مونږ به مرکز ته اووایو چه لږ مونږ ته زیات پولیس د پاره پیسے ملاؤ شی ولے چه زمونږ د دے صوبے دے وخت کښے حالات ډیر خراب دی، چه مونږ له هلته څومره فنډ زیات شو نو انشاء اللّٰه مونږه به هغه شان تنخواګانے هم زیاتے کړو۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر-------

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جس طرح میں نے Comparison کا کہا تھا تو آنریبل منسٹر نے کہا کہ چونکہ پنجاب کے وسائل زیادہ ہیں اور ہمارے وسائل کم ہیں، میں تو جناب سپیکر، بلوچستان کا Comparison کرا رہا ہوں اپنے صوبے کے ساتھ، تو بلوچستان کے برابر تو دیں۔ دیکھیں نا جی یہ Compensatory allowance کانسٹیبل 1922 بلوچستان میں، ہمارا زیرو، پھر ہیڈ کانسٹیبل 2136، ہمارا زیرو، پھر Increase pay, 5%, 240، ہمارا زیرو، پھر ہیڈ کانسٹیبل 267 Increase pay, 5%، ہمارا زیرو، Head Constable and Constable Summer Allowance 100، ہمارا زیرو۔ جناب سپیکر، Comparison اگر میں پنجاب سے کرتا تو ٹھیک ہے، منسٹر کی بات صحیح ہو کہ ان کے وسائل زیادہ ہیں اور ہمارے Resources کم ہیں۔ میں اس کو بھی جواز نہیں سمجھتا کیونکہ پنجاب کی پولیس سے ہماری پولیس بہت زیادہ کام کر رہی ہے تو اسلئے وہ زیادہ الاؤنسز کی حقدار ہے۔ (تالیاں)

منسٹر صاحب کو ان کے پنشن کا اور ان کے بچوں کا، وہ تو مرنے کی بعد کی بات کر رہے ہیں، میں تو زندہ

کانسٹیبلز کی بات کر رہا ہوں۔ جناب سپیکر، میں تو مرے ہوئے کانسٹیبلوں کی بات نہیں کر رہا ہوں (تالیاں) اور میں یہ بھی نہیں کہہ رہا ہوں کہ آپ پنجاب کے برابر دے دیں، بلوچستان کے برابر تو کم از کم دے دیں جناب سپیکر۔ اسلئے میں کہتا ہوں جناب سپیکر، کہ اس کو کمیٹی کے حوالہ کریں اور پھر وہاں کمیٹی میں منسٹر صاحب اپنا Point of view پیش کریں۔

<u>محترمہ شازیہ اورنگزیب:</u> جناب سپیکر۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> میرے خیال میں بہتر ہوگا کہ ہاؤس سے پوچھ لیں گے اور اگر یہی چاہتے ہیں تو۔۔۔۔۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> جناب سپیکر، میری درخواست یہ ہے کہ ہر چیز کمیٹی کے حوالے نہیں کی جاتی۔ جس طرح میں نے بڑی ڈیٹیل میں بات کی کہ ہمارے وسائل اتنے نہیں ہیں، اسی طرح آپ دیکھیں کہ سندھ میں بھی یہی حالت ہے، یہ تو وسائل کی۔۔۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> سندھ پہ آئیں گے تو پھر سندھ میں ہم کیا کریں جناب سپیکر؟ سندھ کی بات نہیں ہے، آپ ہاؤس سے پوچھ لیں، اگر کمیٹی کو جاتا ہے تو ٹھیک ہے، اگر نہیں۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، وسائل کی بھی بات ہوتی ہے لیکن چلیں پورے ہاؤس سے پوچھ لیتے ہیں۔ Is it the desire of the House that the Question No. 15, moved by the Honourable Member may be referred to the concerned committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Abdul Akbar Khan:</u> Sir, the ‘Ayes’ have it.

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the concerned committee. (Applause)

<u>جناب سپیکر:</u> آواز سے مجھے اندازہ ہو گیا، آپ نے صبح اگر ناشتہ نہیں کھلایا لوگوں کو، تو کیا کریں؟

<u>محترمہ شازیہ اورنگزیب:</u> جناب سپیکر، پکار دہ چہ دوئ تہ ھغہ ټول مراعات ملاؤ شي چہ کوم۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ھغہ بہ کمیټئ کښے بی بی، دا خبرہ اوکړئ کنہ۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں / شور)

<u>Mr. Speaker:</u> Question No. 27: Muhammad Zahir Shah Sahib, Muhammad Zahir Shah Sahib.

(قطع کلامیاں / شور)

Mr. Speaker: Please, be serious. Zahir Shah Sahib.

* 27 _ جناب محمد ظاہر شاہ خان: کیاوزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع شانگلہ میں طالبان کے قبضے کے دوران حکومت کی املاک کو نقصان پہنچا ہے؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) حکومت کی املاک کو جو نقصان پہنچا ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ii) کتنی گاڑیاں قبضے میں لی گئیں تھیں، کتنی واپس کی گئی ہیں؟

(iii) دیگر دفاتر سے جو سامان اٹھایا گیا ہے، ان کی تفصیل فراہم کی جائے۔

وزیر اعلیٰ [جواب بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون) نے پڑھا]: (الف) ہاں۔

(ب) (i) حکومت کو جو نقصان پہنچا ہے، اس کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(ii) کل سترہ عدد گاڑیاں قبضے میں لی گئی تھیں جن میں سے صرف دو عدد واپس کی گئی ہیں۔

(iii) دیگر دفاتر سے جو سامان اٹھایا گیا ہے، ان کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: شکریہ۔ جناب سپیکر، یہ جو میرے سوال کا جواب دیا گیا ہے کہ کل سترہ گاڑیاں طالبان لے کر گئے تھے جن میں دو واپس کی گئی ہیں اور اس طرح جو سامان ضائع ہوا ہے اور اٹھا کے لے گئے ہیں، وہ تقریباً ستاسی ہزار، سات سو ستاسی کچھ Something، تو یہ جو نقصان ہوا ہے، اس کے Replacement کیلئے گورنمنٹ نے کیا کیا ہے؟ شانگلہ تو ایک چھوٹا سا ضلع ہے اور جو گاڑیاں وہاں سے اٹھائی گئی ہیں تو اس کے بدلے میں وہاں انہوں نے گاڑیاں دی ہیں یا نہیں دی ہیں یا دینے کا ارادہ ہے؟ اس طرح جو آٹھ کروڑ Something، نو کروڑ روپے کا نقصان ہوا ہے تو وہاں حکومت کے دفتروں کا جو کاروبار مفلوج ہو گیا ہے کیونکہ دفتروں میں نہ کمپیوٹر ہے، نہ کوئی کرسی ہے، نہ کوئی دوسرا سامان ہے تو حکومت نے اس کمی کو پورا کرنے کیلئے کیا کیا ہے؟ اس کی ذرا تفصیل بتا دی جائے، جناب۔

جناب سپیکر: جناب منسٹر صاحب، منسٹر لاء، پلیز جواب دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جو سوالات انہوں نے پوچھے ہیں جی، ان کی تو مکمل تفصیلات ہیں، ابھی Replacement کے متعلق آپ نے چونکہ سوال نہیں پوچھا اور ابھی سپلیمنٹری کوئسچن آپ کا آیا ہے تو وہ Department concerned سے پوچھ کر During the break، وہ لوگ ہیں ادھر، تو آپ کو پھر Satisfy کر دیں گے جی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر صاحب، ضمنی سوال کی کیوں ضرورت نہیں ہے؟ وہاں جو نقصان ہوا ہے، حکومت کو اپنا کاروبار چلانے کیلئے، حکومت چلانے کیلئے، دفتروں کو وہ کرنے کیلئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کچھ بھی نہیں ہے ادھر؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: ہاں۔

جناب سپیکر: حکومت کا کاروبار چلانے کیلئے ادھر کوئی گاڑی نہیں ہے؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: نہیں ہے نا، کمپیوٹرز نہیں ہیں، کرسیاں نہیں ہیں، رجسٹر نہیں ہیں، کچھ بھی نہیں ہے سر، اور آپ دیکھ لیں کہ پندرہ گاڑیاں غائب ہیں، وہاں ضلع کا کاروبار کیسے چلے گا جب پندرہ گاڑیاں نہیں ہیں، سر؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: اس کی جو تفصیلات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کے پاس کوئی گاڑی بھی نہیں ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، ہمارا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: ضمنی کوئسچن کیا ہے؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ لاء منسٹر صاحب اس کو خود کہتے کہ یہ بہت اہم معاملہ ہے اور ہم اس کو کرتے ہیں۔ انہوں نے تو کہا ہے کہ ہمارے پاس انفارمیشن نہیں ہے تو یہ بہت Serious مسئلہ ہے۔ جناب، اس میں تو ضرور انہیں آج کچھ کہنا چاہیئے جس طرح وہ کہتے ہیں وہ تو پوری ہر چیز وہاں رکی ہوئی ہے تو اس طرح چیزیں اگر سٹیٹ کی کوئی لے جانا چاہے تو کل کس طرح ہمارا کوئی نظام چلے گا؟ یہ تو گورنمنٹ کی رٹ میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملے میں چیلنج ہوئی ہے۔ جناب، اس میں تو ضرور ہونا چاہیئے، نہیں تو آج کسی وقت یا تو کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور اگر نہیں کرتے تو کوئی ٹائم دے دیا جائے جس میں یہ جواب دے سکیں جناب۔

جناب سپیکر: جی، اگر آپ Prepare ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: نہیں جی، میں اس کا، یہ سوال ابھی نیا آیا ہے جی، مطلب ہے یہ سپلیمنٹری کوئسچن ہے، اس کی تفصیلات، میں معلومات کروں گا، معلومات لینے پڑیں گے، آفیشلز ہیں، گورنمنٹ آفیشلز ہیں، ادھر ان سے پوچھ کر ان کو بتادیں گے During the break، یہ کوئی اتنا وہ۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ Next sitting کیلئے Defer کرتے ہیں، Deferred for next sitting. کوئسچن نمبر 29، ڈاکٹر ذاکراللہ خان۔ سی اینڈ ڈبلیو والے، اگر ورکس اینڈ سروسز والے بیٹھے ہوں تو کل کیلئے جو کوئسچنز ان کو بھیجے گئے ہیں، ابھی تک ان کے جوابات نہیں آئے ہیں، یہ آج ہی ابھی سے ان کو بتادیں کہ ابھی آجائیں، تھینک یو۔

* 29_ ڈاکٹر ذاکراللہ خان: کیاوزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ پولیس ہر پولیس سٹیشن سے سالانہ پولیس کارروائی کی رپورٹ طلب کرتی ہے؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سالانہ رپورٹ کے مطابق کم کارروائی کرنے، کم تعداد میں ایف آئی آر چاک کرنے والے پولیس سٹیشن کے عملے کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے؟

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا محکمہ پولیس ایف آئی آر اور جرائم کی تعداد کو کارکردگی کا معیار بنانے کی بجائے عملی طور پر پولیس کی کارکردگی بہتر بنانے کیلئے متبادل اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون و پارلیمانی امور نے پڑھا): (الف) یہ درست ہے کہ محکمہ پولیس میں ہر ضلع کی سطح پر تمام پولیس سٹیشن سے ہفتہ وار، پندرہ روزہ، ماہانہ اور سالانہ کی بنیاد پر جرائم کی رپورٹ مقررہ فارم ہائے پر منگوائی جاتی ہے جو کہ این پی بی اسلام آباد اور ہوم ڈیپارٹمنٹ صوبہ سرحد کو بھجوائی جاتی ہے۔

(ب) سالانہ رپورٹ میں تمام درج شدہ مقدمات تھانہ کی سطح پر موصول ہوتے ہیں جو کہ ہر تھانے کے جرائم پر منحصر ہوتے ہیں۔ مقدمات درج نہ کرنے کی صورت میں متعلقہ افسر انچارج سے جواب طلبی کی جاتی ہے۔

(ج) محکمہ پولیس میں تمام تھانہ جات کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ ہر قسم جرائم کے متعلق مقدمات بروقت درج رجسٹر کئے جائیں اور تفتیشی عملہ جو کہ پولیس آرڈر 2002 کے تحت علیحدہ زیر نگرانی ایس پی انوسٹی گیشن ضلع کے لحاظ سے مقدمات کی تفتیش کر رہا ہے اور اسی طرح تفتیشی عملہ آپریشن عملہ سے علیحدہ کیا گیا ہے تاکہ مقدمات کی تفتیش آزادانہ اور بغیر کسی دباؤ کے جاری رکھ کر بروقت عدالت میں چالان پیش کئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر ذاکراللہ صاحب۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکر صاحب، د دے (ب) جز په جواب کښے دا وائی چه "سالانہ رپورٹ میں تمام درج شدہ مقدمات تھانے کی سطح پر موصول ہوتے ہیں جو کہ ہر تھانے کے جرائم پر منحصر ہوتے ہیں۔ مقدمات درج نہ کرنے کی صورت میں متعلقہ افسر انچارج سے جواب طلبی کی جاتی ہے"، زۀ جی د منسٹر صاحب نه دا تپوس کول غواړمه چه په یوه میاشت کښے په یوه تهانه کښے څومره مقدمات درج شی چه هغه لکه د اسلحے وی، که هغه د چرسو وی، که د پوډرو وی، د هر څه چه وی نو دوئ بیا په بله میاشت کښے د هغه متعلقه ایس ایچ او، انسپکټر نه هم هغه هومره مقدمات غواړی جی چه یره دومره ولے نه دی درج شوی؟ ګنی هغه Discourage کوی۔ زۀ وایمه جی چه دا خو د معاشرے د اصلاح د پاره مونږه دا ټول کوششونه کوؤ، که فرض کړه یو ایس ایچ او په دے باندے مجبوره کیږی چه د تیرے میاشتے دا کوم دغه درج شوے دی او دومره به په دے بله میاشت کښے هم درج کوی نو جی زۀ تاسو ته دا یوه خبره په نوټس کښے راوستل غواړم چه تاسو یقین اوکړئ۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ پلیز ذرا سیریس، کو سچین سنیں، کوئی بھی وزیر، جواب میں مانگوں گا۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکر صاحب، دا ډیره زیاته اهم خبره په دے ده چه لکه فرض کړه د شیرګړه پهاټک شو او په هغے کښے لکه لس کلاشنکوفے په دے میاشت کښے اونیولے شوے، دا ایس ایچ او به بله میاشت کښے لس کلاشنکوفے خامخا بنائی چه دا ما نیولے دی ګنی د هغه نه بیا بازپرس کیږی چه دا ولے لس کلاشنکوفے کمے پکښے راغلے؟ چه زیاتے شی، هغه ته بیا دغه ورکوی۔ که فرض کړه کمے راغلے نو پکار ده چه د هغه دومره کارکردګی ده چه مقدمات کموی، هغه Encourage کول پکار دی نو هغه Discourage کوی۔ زما مطلب دا دے جی چه لکه دا طریقه داسے خطا غوندے روانه ده، دا د معاشرے بګاړ طرف ته روانه ده۔ پکار ده چه کوم تهانه کښے جرائم کمیږی چه په هغه تهانه کښے هغه ایس ایچ او ته انعام او ریوارډ ورکړے کیږی بلکه چه زیاتیږی نو هغه ته خو سزا ورکول پکار دی۔ دا شے بالکل الټ پلټ روان دے جی، زۀ د دے وضاحت غواړم۔

جناب سپیکر: جناب منسٹر صاحب، ہمایون خان، فنانس منسٹر صاحب۔

محمد ہمایون خان(وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب، زۂ د خپل وروڼړو او د خوئیندو شکریه ادا کوم چه دوئ زمونږ په وینا باندے دا خپل بائیکاټ ختم کړو جی۔ ملک قاسم ورور سره مونږه خبره اوکړه جی او په ټی بریک کښے به ورسره بشیر بلور صاحب او مونږه کښے ینو او د دوئ چه څه مسئله ده، انشاء اللّٰه تعالیٰ آئی جی صاحب سره، هوم سیکرټری صاحب سره به مونږه رابطه اوکړو او هغه مسئله به حل کړو، ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریه جی، ډیره شکریه۔ ستاسو غیر موجودگئ کښے ما یوه خبره اوکړه۔ دے بعضو ممبرانو ستاسو، د هاؤس معززو ممبرانو صاحبانو کوئسچنز کړی وی د خپلو حلقو متعلق او د هغوی هلته Pinching problems وی، دا ترے خلق پوښتنے کوی او بیا محکمے په هغے باندے ډیر کار کړے وی، نو دا یو داسے Serious غوندے، یو گهنټه وی چه د ټولو ممبرانو د پرابلمز په خاطر، د هغوی د حلقو د ضرورت مطابق دیکښے زۂ تاسو ته یو سوال کوم، خواست کوم چه دیکښے تاسو کال اټینشنز مه غواړئ، Interruption تاسو پکښے مه کوئ، هغے نه پس بیا ستاسو هاؤس دے، چه څه طریقے سره تاسو غواړئ، هغسے به ئے چلوؤ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ډاکټر صاحب چه کومے خبرے اوکړے، زما په خیال په دے معاشره کښے خو زیات Complaints دا دی چه پولیس Normally ایف آئی آر نه درج کوی لکه شکایت زیات دا راځی نو اوس دا کوم سوال او کوم طریقے سره چه دوئ دا خبره راوړاندے کړه، دوئ خو دا وائی چه کوم ځائے کښے ایف آئی آر کم درج شی نو هغه له انعام ورکول پکاردی، زما په خیال خو دا هیڅ څه Criteria نه ده۔ یو میاشت کښے کیدے شی یو تهانه کښے د هغوی په Jurisdiction کښے لس جرائم کیږی، بله میاشت کښے کیدے شی هلته دوه کیږی، کیدے شی دریمه میاشت کښے هلته پینځلس کیږی، د دے څه Criteria، دا خو په حالاتو Depend کوی د تهاڼے د خواو شا ماحول، نو داسے د گورنمنټ هیڅ څه Priority نشته یا څه Criteria نشته چه یو ځائے کښے زیات مقدمات دوئ درج کړی نو هغه ایس ایچ او له به مونږه انعام ورکوؤ، داسے هیڅ Criteria نشته زمونږه بلکه زمونږه خو دا کوشش دے چه عوام یا Complaints

چه کوم دی، د هغوی مسائل دا سے وی یا مقدمه ئے نه درج کیږی نو زمونږه هم خپل کوشش دا وی چه د هغوی مقدمه درج شی۔ نو دا سے څه لکه Criteria نشته زمونږه چه انعام ورکړو یا دغه ورکړو۔

جناب سپیکر: سوال کننده څه نور څه وئیل غواړی؟ تاسو مطمئن شوئ که نه؟

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکر صاحب، ډیره زیاته آسانه خبره ده، زهٔ خو دا وایمه چه زما سره فرض کړه هغه د اسلحے لائسنس شته، تاسو یقین اوکړئ چه بعضے ایس ایچ او ګان په دے باندے مجبوره وی چه اسلحه لائسنس د سړی نه واخلی، هغه ئے د ځان سره اندراج اوکړی چه د هغه په کهاته کښے دا راشی چه دومره ایف آئی آر درج شو او بیا هغه هلته لاړ شی، لائسنس شو کړی او خپل کلاشنکوف واپس راواخلی۔ دغه شان په بازار کښے په پیسو باندے په دره کښے کلاشنکوفے ایس ایچ او ګانو اغستے دی او راوړی ئے دی او بیا ئے دلته د ځان سره درج کړے دی چه دا مونږه اونیول۔ زهٔ د دے خبرے مخ نیوے کول غواړمه چه کوم ایس ایچ او۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا یو ډیر خراب پریکٹس دے۔ جی عبدالاکبر خان صاحب، تاسو پرے څه وایئ؟

جناب عبدالاکبر خان: او جناب سپیکر، بعضے کوئسچنز د ممبر د حلقے سره تعلق ساتی او بعضے کوئسچنز د صوبے سره تعلق ساتی، زما په خیال آنریبل ممبر چه دا کوم کوئسچن کړے دے، دا د ټولے صوبے متعلق دے۔ پرابلم جی دا دے چه پولیس والا ته اووئیلے شی چه ته به په میاشت کښے دومره ایف آئی آر کوے، اوس په هغه تهانه کښے جرم مثال اونه شو، هغه به د هغه خپلے کوټے برابرولو د پاره، کارکردګئ ښودلو د پاره خپل افسرانو ته چه هغوی ورته کوم ټارګټ ورکړے دے، د هغے د پوره کولو د پاره چه ایف آئی آر کوی، هغه به چه ایف آئی ار کوی نو هغه د مړی ایف آئی ار خو نه شی کولے څنګه چه ډاکټر صاحب اووئیل تماچه به ورسره لائسنس داره وی، وائی به د دهٔ سره لائسنس نه وو۔ هلکه، سحر ئے اوښایه، دوه سوه روپئ به جرمانه شے، خپله تماچه به راوړے خو چه زهٔ ستا ایف آئی ار درج کړم۔ جناب سپیکر صاحب، دا یو عام دغه دے، دا

یوائے د دیر خبره به نه وی، دا یو عام خبره ده نو مونږه دا وایو چه د دے حکومت څه حل را او باسی که نه؟

جناب سپیکر: جی بی بی، ستا سو کوئسچن، څه ضمنی کوئسچن دے؟

محترمه مسرت شفیع ایڈوکیټ: دیکښے جی زهٔ یو سپلیمنټری ایډ کول غواړم، هغه دا دے څنګه چه زمونږ لاء منسټر خبره اوکړه چه دیکښے څه روک تهام نه شی کیدے خو اګرچه سوال لږ غوندے مختلف دے، د هغے نوعیت مختلف دے۔ هغه دا نه وائی چه انعام ورکړو، د هغوی اصل مقصد دا دے چه د جرائم روک تهام د پاره د څه بندوبست اوشی نو زهٔ یو هغه دا وئیل غواړم، اګرچه سی آر پی سی موجوده ده، قانون موجود دے، هغے کښے دا دے چه د دے د روک تهام طریقه دا کیدے شی، لاء منسټر به زما په خیال کښے ما سره اتفاق هم لری چه د دے قانون موجود دے چه Within thirty days به چالان Put in court کیږی نو که چالان Put in court شی Within thirty days time، په لاء باندے Implementation اوشو نو بیا به هغه مال مقدمه جمع شی، هغه به جمع شی او ورسره ورسره د دے چه کوم هغه دی، چه یو کیس کښے یو شے ملوث شی یا یو کلاشنکوف Mention شی او هغه بیا بل کیس کښے Mention کوی نو د هغے د روک تهام بندوبست به اوشی۔ At a time هم دغه شان د نارکوټکس کیسز کیږی چه یو کلو اونیسی یا دوه کلو اونیسی او چا پسے دیرش ګرامه واچوی او چا پسے کلو واچوی، بیا هغه Further بل خوک پکښے واچوی، کیس کښے ئے ملوث کړی۔ مطلب دا شے روکاؤلو د پاره طریقه دا ده چه کوم قانون موجود دے، هغه د Implement شی چه Within thirty days د یو کیس Put in court شی او چالان د Submit شی نو دا د دے حل راوتے شی جی۔

جناب سپیکر: Within thirty days چه-----

محترمه مسرت شفیع ایڈوکیټ: سر، چه یو کیس، یو ایف آئی آر درج شی---

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر-------

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، دلته کښې خو دا پریکټس دے چه پخپله ورته چرس پوډر په جیب کښې واچوی، اونیسی ئے، پرچه پرے هلته کښې کټ کړی، سحر ئے هلته کښې بوځی مجسټریټ ته او بس جرمانه شی۔ د هغه کار هم اوشی او بس هغه سړے عاجز هسے شپه په تهانه کښې تیره کړی، نو دا مونږه د Put in court خبره نه کوؤ، مونږ خو جنرل خبره کوؤ چه د هغوی هغه تعداد د ایف آئی آر برابرولو د پاره هسے خلق فضول تنګوی۔

جناب سپیکر: کوئسچن دا دے-----

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب۔ جی میاں صاحب، څه بنه تجویز----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ایک منٹ، میاں صاحب۔

وزیر اطلاعات: داسے ده جی چه هره خبره داسے Confuse کول، یو خو چه سوال دے، د هغے جواب بیخی درست دے، سوال او د جواب خبره ده۔ باقی د پولیس په سسټم خبره، په هغے ډیرے خبرے کیدے شی، هغے کښې څه کمئ دی، څه خوبئ دی، هغه کیدے شی جی۔ سوال واضحه دے چه هغوی وائی چه ایف آئی آر درج کوی؟ او، درج کوی۔ کم ولے درج کوی؟ هغوی وائی چه داسے نه کوؤ چه څوک درج کول غواړی، هغه ایف آئی آر درج کیږی۔ د دے د پاره په پولیس کښې سسټم جدا شو، تفتیشی دغه بیل شو او مطلب دا دے چه د آپریشن دغه بیل شو، نو هغوی خو دومره واضحه جواب ورکړے دے۔ جواب کښې Confusion نشته۔ که چا ته شکایت وی چه یوه خبره ده، هغه د دے سوال نه جدا خبره کیدے شی۔ سوال واضحه دے، په سوال باندے پکار ده چه د اطمینان اظهار اوشی۔ که پولیس د دے نه علاوه هم داسے څه کار کوی، هغه د دوئ پوائنټ آؤټ کړی، په ځائے د دے چه یو سړے دا وائی چه هغه خو ځان سره هسے چرس اېږدی، هغه کیس د مخامخ کړی، د چا چرس ئے ځان سره ایښودی دی؟ دا خو دومره غټ الزام دے چه خبره به کیږی او بنیاد به ئے نه وی۔ په ځائے د دے چه مونږه کومه مسئله ده جی، زهٔ خو که دا سوال تاسو اوګورئ پکار دا دی چه دے کښې هیڅ

داسے Confusion نشته، سیوا د دے نه چه پولیس تهانے ولے ایف آئی ار کم درج کړو؟ د دے تپوس دا غلطه خبره ده چه کم ئے درج کړو۔۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: زما خیال دے چه منسټر صاحب دا سوال سم کتلے نه دے۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: ما کتلے دے جی، دا عبدالاکبر د جی کښنے ینی چه ما له مو فلور راکړے دے۔ دے د کښنے ینی جی، مینځ کښنے ولے پاځی؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! وایئ۔ میاں صاحب! راغونډه کړه خبره۔

وزیر اطلاعات: او دا جی، دلته "*آیا یہ درست ہے کہ محکمہ پولیس ہر پولیس سٹیشن سے سالانہ پولیس کارروائی کی رپورٹ طلب کرتی ہے؟ یہ درست ہے کہ پولیس ہر ضلع کی سطح پر تمام پولیس سٹیشن سے ہفتہ وار، پندرہ روزہ، ماہانہ اور سالانہ کی بنیاد پر جرائم کی رپورٹ مقررہ فارم ہائے پر منگوائی جاتی ہے۔*" د هغوی خبره جی درست ده۔ بیا "*آیا یہ بھی درست ہے کہ سالانہ رپورٹ کے مطابق کم کارروائی کرنے، کم تعداد میں ایف آئی آر چاک کرنے والے پولیس سٹیشن کے عملے کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے؟*" گوریٔ جی دومره واضحه جواب دے، "*سالانہ رپورٹ میں تمام درج شدہ مقدمات تھانے کی سطح پر موصول ہوتے ہیں جو کہ ہر تھانے کے جرائم پر منحصر ہوتے ہیں۔ مقدمات درج نہ کرنے کی صورت میں متعلقہ افسر انچارج سے جواب طلبی کی جاتی ہے*" چه کوم سړے رپورټ درج کول غواړی او نه درج کیږی، د هغے تپوس کول غواړی، نو دا خو لازمی خبره ده، دا خو د انصاف تقاضه ده، د انصاف تقاضے چه ځوک نه پوره کوی، پکار دا ده چه د هغے تپوس اوشی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میاں صاحب د جی دا کوئسچن پخپله اوگوری، مونږ چه کومه خبره اوکړه یا ډاکټر صاحب چه کومه خبره اوکړه، "*آیا یہ بھی درست ہے کہ سالانہ رپورٹ کے مطابق کم کارروائی کرنے، کم تعداد میں ایف آئی ار چاک کرنے والے پولیس سٹیشن کے عملے کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے؟*" د دے سوال مطلب دا دے چه آیا دا رشتیا دی چه کوم کسان کم ایف آئی آر درج کړی، د هغوی خلاف کارروائی کیږی؟ د دے هغوی نه 'هاں' کښنے جواب ورکړے دے نه 'ناں' کښنے جواب ورکړے دے۔

تا سو بیا (ج) کښې او ګورئ، "اگر(الف)اور(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں"، مطلب دا دے کہ دا زۂ ټهیک وایم، دا کوئسچن زما ټهیک وی، "کیا محکمہ پولیس ایف آئی آر اور جرائم کی تعداد کارکردگی کی معیار بنانے کی بجائے عملی طور پر پولیس کی کارکردگی بہتر بنانے کیلئے متبادل اقدامات کا ارادہ رکھتی ہے؟" دا مونږ چه څه خبرے اوکړے نو هم دا خبرے د متبادل اقدامات د پاره مو اوکړے۔ مونږ خو د غه خبرے اوکړے چه کوم کس کم ایف آئی آر درج کړی نو د هغه تهانے خلاف کارروائی کیږی، په دے وجه هغه تهانے والا خلقو باندے په زیاتی باندے زیات ایف آئی آر درج کوی۔

جناب سپیکر: لودھی صاحب! کیا؟ کوئسچن کیا ہے آپ کا ضمنی؟------

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے اس ہاؤس کی توجہ اور اس کے بعد گورنمنٹ کی توجہ دلانی ہوتی ہے اور اس چیز کی تصحیح کرنی ہوتی ہے۔ یہ جو سوال ہے، اس میں ایک انہوں نے ایف آئی آر، دوسرا ایک اور ان کا طریقہ بنا ہوا ہے پولیس کا، کہ انہوں نے ٹارگٹ دیا ہوا ہوتا ہے کہ اتنے چالان آپ نے کرنے ہیں اور ان چالان پر ان کا 20% کچھ اس کانسٹیبل کو، اس ہیڈ کانسٹیبل کو دیا جاتا ہے، اس کو انعام دیا جاتا ہے تو یہ خواہ مخواہ وہ چالان پورے کرتے ہیں اور ان چیزوں کو ہم ٹھیک نہیں کریں گے اور ہاؤس میں نہیں لائیں گے تو اس پر تو گورنمنٹ کو چاہیئے کہ اس کی تصحیح کرے۔ خواہ مخواہ بائیس ویلر ٹرک اور ٹرالر جا رہا ہوتا ہے اور اس کو چڑھائی میں اور اتنی سخت جگہ پر روکتے ہیں اور خواہ مخواہ وہ اپنے چالان پورے کرتے ہیں، اپنے انعام کیلئے کرتے ہیں اس چیز کو۔

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan has given the notice under rule 48. The Honourable Member has given notice under rule 48 for detail discussion on Question No. 29. Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

Voices: Yes.

جناب محمد عالمگیر خلیل: تهٔ به هر یو شیز باندے رائے شماری کوے۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: په دے ضرورت نشته دے، نوټس ئے پرے ورکړو، نوټس ئے پرے ورکړو------

جناب محمد عالمگیر خلیل: دا یو گپ جوړ شوے دے ، یو له لس ځله موقع ورکوے او بل ته وائے چه ته کبنے ینه، یو له لس ځله نمبر ورکوے اؤ بل ته وائے کبنے ینه، دا څنگه انصاف دےجی، یو ته وائے لس ځله پاسه اؤ بل ته وائے کبنے ینه (مداخلت) زه ټهیک خبره کومه قانون هم سرکاری دے ، دلته خود منظور اؤ د نا منظور والا کهاته ده-----

جناب سپیکر: No cross talking, no cross talking. ډاکټر صاحب! تاسو-----

جناب محمد عالمگیر خلیل: د منظور اؤ نا منظور والا کهاته ده، لاس اوچت کړه اؤ لاس کیږده، گپ ترے جوړ دے------

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان، ہمیں Notice in writing بھجوادیں۔ The 'Ayes' have it. The Question is admitted for detail discussion under rule 48. کوئسچن نمبر 30، عبدالستار خان، ایم پی اے صاحب۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: رول 48 کے تحت صرف نوٹس کی ضرورت ہوتی ہے، اس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کوئسچن نمبر 30، عبدالستار خان صاحب۔

* 30_ جناب عبدالستار خان: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہستان پولیس کیلئے پہاڑی الاؤنس مقرر تھا؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ پہاڑی علاقوں میں پہاڑی الاؤنس بنیادی تنخواہ پر دیا جاتا ہے؟

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ بنیادی تنخواہ میں اضافہ نہیں کیا گیا؟

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) بنیادی تنخواہ میں اضافہ سے پہاڑی الاؤنس میں اضافہ کیوں نہیں کیا گیا؟

(ii) پہاڑی الاؤنس مقرر کرتے وقت اس وقت بنیادی تنخواہ کتنی تھی، موازنہ بتایا جائے؟

(iii) آیا حکومت مستقبل میں پہاڑی الاؤنس میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون و پارلیمانی امور نے پڑھا): (الف) ضلع کوہستان میں پولیس کیلئے پہاڑی الاؤنس نہیں ہے، البتہ مندرجہ ذیل شرح سے غیر دلکش علاقہ جات الاؤنس 8 جولائی 1978 سے لاگو ہے، تنخواہ کا 40 فیصد زیادہ سے زیادہ۔

گریڈ1-15 150روپے

گریڈ16 250روپے

گریڈ17اوراس سے اوپر 300روپے

(ب) پہاڑی الاؤنس کا وجود نہیں ہے۔

(ج) ضلع کوہستان میں پہاڑی الاؤنس نہیں ہے لہذا اس میں اضافہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔

(د) (الف)تا(ج) کے جوابات اثبات میں نہیں، نفی میں ہیں۔

(i) چونکہ پہاڑی الاؤنس کا وجود نہیں تو اس میں اضافہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔

(ii) غیر دلکش علاقہ جات الاؤنس اندازاً مقرر ہے، بنیادی تنخواہ سے منسلک نہیں ہے۔اس وقت بنیادی تنخواہ اور موجودہ تنخواہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	عہدہ	بنیادی تنخواہ	موجودہ تنخواہ
1	کانسٹیبل	260	2780
2	اے ایس آئی	290	3430
3	ایس آئی	315	4100
4	جی اوز	425تا500	5050تا10760

(iii) پہاڑی الاؤنس کیلئے خاطر خواہ جواز موجود نہیں ہے، لہذا اس میں اضافے کا مطالبہ قبل از وقت ہوگا۔

جناب عبدالستار خان: شکریہ، جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ بس تھیک شو، ختم شو۔

جناب عبدالستار خان: کوئسچن نمبر30، سر۔اس میں ایک سوال جو خاصکر ہمارے جو پہاڑی علاقے ہیں، Hilly areas ہمارے صوبے میں، جو پہاڑی علاقے ہیں، Hilly areas میں ایک الاؤنس ہوا کرتا تھا، پہاڑی الاؤنس اس کو کہتے ہیں لیکن انہوں نے کہا کہ یہاں پر غیر دلکش علاقہ جات کے الاؤنسز تو اس میں 1978 سے جو 150روپے، 250روپے اور 300روپے ملتے ہیں، آج تک وہی الاؤنسز ہیں جس کی وجہ سے یہاں سے جو دور دراز علاقے ہیں، ان میں جاکر سرکاری ملازمین پوری طرح اپنی ڈیوٹی نہیں کر سکتے ہیں، ان پہ گزارا ان کا نہیں چل سکتا ہے، تو میں نے استدعا کی تھی کہ کیا اس میں حکومت کا کوئی ارادہ ہے کہ ان الاؤنسز میں جو ترغیب دینے کیلئے ملازمین اور خصوصاً پولیس فورس جو دور دراز علاقوں میں جا کر

نوکری کرتے ہیں، ظاہری بات ہے ان کو پریشانیاں ہوتی ہیں، اس میں اگر یہ مجھے Surety دیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: ضمنی کوئسچن جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر، اس پہ بات کرنا چاہ رہا تھا، میں نے اپنی تحریک بھی لائی ہے اس معاملے پہ کہ یہ ہارڈ ایریا الاؤنسز جو ہیں سر، سارے صوبے میں انہوں نے دیئے ہوئے ہیں ماسوائے کچھ علاقوں کے جس طرح میرے فاضل دوست نے کہا ہے چونکہ ملازمین کو پورے صوبے میں ایک ہی طرح کا ہونا چاہیئے، ان کے ساتھ ہمارا جو ایریا ہے، وہ بھی اسی طرح ہارڈ ایریا ہے اور Snow cold area بھی ہے، وہاں تو ڈبل الاؤنس ہونا چاہیئے، تو یہ ہمارے ملازمین جو دور دراز پہاڑی علاقوں میں اور مشکل علاقوں میں کام کر رہے ہیں، ایک عرصہ سے ان کے درمیان یہ بات تھی کہ ہمارے ساتھ Discrimination ہو رہی ہے، دوسرے ملازمین کے ساتھ، تو جناب، ہارڈ ایریا الاؤنس جو دوسرے علاقوں میں دیا جا رہا ہے، ہماری ریکویسٹ ہے کہ یہ ہمارے جو ملازمین ہیں، ان کو بھی اسی طرح دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی مولانا صاحب، آپ کا ضمنی کوئسچن کیا ہے؟

مولوی عبید اللہ: سر، سوال (الف) میں یہ فرماتے ہیں کہ پہاڑی الاؤنس نہیں ہے، غیر دلکش علاقہ جات کا الاؤنس ہے تو غیر دلکش علاقوں کی کوئی تفصیل یہاں نہیں دی گئی ہے کہ غیر دلکش کس کو، دلکش علاقہ تو وہی ہوتا ہے جو کہ اپنے گھر کے اندر آدمی آرام سے بیٹھ جاتا ہے، وہی دلکش ہے، اس کے باہر جہاں بھی نوکری کی جاتی ہے، سخت ترین پہاڑیوں میں جہاں پر سڑک نہ ہو، پیدل چلے جاتے ہیں، وہاں تو غیر دلکشی ہے، جب غیر دلکش میں الاؤنس ہے تو کوہستان تو سارا ہی غیر دلکش ہے، وہاں یہ الاؤنس کیوں نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔ منسٹر لاء، پلیز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جو سوال کیا گیا ہے جی، اس کے مطابق تو صحیح طریقے سے تفصیلی جواب دیا گیا ہے۔ اس میں یہ پہاڑی الاؤنس نہیں ہے بلکہ اس کو غیر دلکش علاقہ جات کا الاؤنس یا ہارڈ ایریا الاؤنس کہا جاتا ہے، تو فی الحال یہ ہے۔ Concerned authorities کو ہدایات دے دیں گے کہ آپ اس کو ریویو کریں، اس کو جہاں تک Possible ہو، Enhance کریں۔ Recommendations دے دیں گے ہاؤس کی طرف سے، میں اپنی طرف سے ان کو Recommendations دے دوں گا۔

مولوی عبیداللہ: یہ بات Clear کی جائے کہ کوہستان غیر دلکش علاقہ ہے، وہاں کیلئے الاؤنس کو کوہستانی الاؤنس بتایا جائے اور اس کو الاؤنس مہیا کیا جائے۔ چونکہ وہ غیر دلکش ہے ہی نہیں۔۔۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: نہیں جی، وہ پھر Discrimination ہو جائے گا، جتنے بھی ہارڈ ایریاز ہیں، ان کو Define کر دیا جائے گا، وہ Defined ہیں۔۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر، ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھ کر ہم اس کو کر لیں گے۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بھی وہی کہتے ہیں کہ آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر یہ کوئسچن ادھر Sort out کریں گے، سب اپنی سفارشات دے دیں جی،۔۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا کیا ہے؟

ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر موصوف یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ Un-attractive area allowance کے بارے میں جو کہا گیا ہے، صوبے کے دوسرے اضلاع تک اس کا باقاعدہ سروے کیا جائے تاکہ اور اضلاع بھی اس میں شامل ہو سکیں۔

جناب سپیکر: وہ تو اس پر میری رولنگ آ چکی، آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر اپنی سفارشات دے دیں۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ جی۔

Mr. Speaker: Thank you. Question No. 58. Dr. Zakirullah Khan, please.

* 58_ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ چکدرہ (شہید) تحصیل ادینزئی ضلع دیر لوئر کے مقام پر پولیس سٹیشن جو روڈ سائڈ پر واقع ہے، سرکاری اراضی پر تعمیر کیا جا رہا ہے؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ زیر تعمیر تھانہ کے بر لب سڑک حصہ کی سرکاری اراضی پر دکانیں تعمیر کی جا رہی ہیں؟

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو پولیس سٹیشن کے ساتھ سرکاری اراضی پر دکانیں کس کی اجازت سے تعمیر کی جا رہی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون و پارلیمانی امور نے پڑھا): (الف) یہ درست ہے کہ ریونیو ریکارڈ کے مطابق بمقام شہید چکدرہ تحصیل ادینزئی میں سرکاری اراضی جو کہ مقدار دو کنال، پندرہ مرلہ بہ کھتونی نمبر 1/1 تحصیل ادینزئی صوبائی حکومت کی ملکیت ہے، جس پر موجودہ وقت پولیس تھانہ چکدرہ کی تعمیر بہ اجازت سابقہ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر دیر لوئر (سید محمد جاوید) شروع کیا گیا ہے۔ چونکہ اجازت سابقہ ڈی سی او صاحب نے دی ہے، لہذا متعلقہ ریکارڈ ڈی سی او صاحب کے دفتر میں موجود ہوگا۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ سرکاری اراضی کے خالی حصہ پر بجانب غرب برلب سڑک مقامی ملک بختیار خان نے دکانات کی تعمیر شروع کی ہے۔ اطلاع ملتے ہی متعلقہ تحصیلدار ادینزئی کو بہ مراسلہ نمبر 1405 محررہ 12-04-2008 و مراسلہ 2502 محررہ 20-05-2008 اور مراسلہ نمبر 3057 محررہ 17-06-2008 غیر قانونی تعمیر دوکانات بہ اراضی سرکار بند کرنے اور مذکورہ ملک کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کی ہدایت کی گئی ہے لیکن تعمیر کے کام کا کچھ حصہ مکمل ہونے کے بعد تحصیلدار مذکورہ نے ملک کے خلاف کوئی قانونی کارروائی کئے بغیر غیر قانونی تعمیراتی کام بند کیا۔ تحصیلدار ادینزئی نے بحوالہ چٹھی نمبر 248/2/Teh مورخہ 29-05-2008 تحریری رپورٹ بھیج دی کہ ملک بختیار خان نے سابقہ ڈی سی او صاحب کی اجازت پر تعمیر شروع کی ہے۔ اس کے بعد تحصیلدار موصوف نے مراسلہ نمبر 285 محررہ 26-06-2008 دفتر ہذا کو مطلع کیا کہ اراضی مذکورہ کے بابت سیکرٹری بلدیات صوبہ سرحد اور ڈائریکٹر ورکس اینڈ سروسز دیر پائیں وغیرہ، جس میں ملک بختیار خان بسلسلہ نمبر 7 بزمرہ مدعاعلیہم شامل ہیں، دعویٰ بعدالت سینیئر سول جج تیمر گرہ بابت ملکیت دائر کی ہے اور عدالت نے بہ استدعائے مدعاعلیہ نمبر 7 (بختیار خان) کو مورخہ 14-06-2008 کو اپنی Risk and cost پر تعمیراتی کام دکانات کی اجازت دی ہے۔ چونکہ زیر دستخطی مقدمہ مذکور میں فریق نہیں بنایا گیا ہے، اسلئے محکمہ پولیس کو بوساطت ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر دیر پائیں، ڈی سی او دیر لوئر اور گورنمنٹ پلیڈر دیر لوئر کو برائے اپیل برخلاف حکم سینیئر سول جج محررہ 14-06-2008 اپیل دائر کرنے اور تعمیراتی کام بند کرنے کیلئے مراسلہ نمبر 193215-3216 محررہ 28-06-2008 استدعا کی ہے اور ساتھ ہی تحصیلدار ادینزئی اور وکیل سرکار کو زیر دستخطی کو بہ زمرہ مدعاعلیہ شامل کرنے مقدمہ بذریعہ چٹھی بالا محررہ 26-06-2008 تاکید کی ہے۔ مذکورہ درخواست برائے Impleadment مقدمہ بالا تیار کی ہے۔ چونکہ مقدمہ برائے 14-07-2008 بعدالت موصوف مقرر ہے، لہذا درخواست برائے Impleadment زیر دستخطی تاریخ مقررہ پر داخل عدالت

کریگا۔ موجودہ فریقین مقدمہ کو چاہیئے کہ وہ بروقت مذکورہ اجازت نامہ برائے تعمیر دکانات بہ اراضی سرکار بند کرنے کیلئے مجاز عدالت میں اپیل دائر کریں۔اس بابت زیر دستخطی نے فریق مقدمہ نہ ہونے کے باوجود بھی محکمہ پولیس بذریعہ ڈی پی او و ضلعی حکومت بذریعہ ڈی سی او و وکیل سرکار کو بہ مراسلہ نمبر 3215-19 محررہ 28-06-2008 اپیل کرنے کی استدعا کی ہے۔

(ج) تفصیل جز(ب) میں ملاحظہ فرمائیں۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکر صاحب، د (الف) او (ب) جز په جواب کښے لکه دوئ ما ته صفا لیکی چه "یہ درست ہے"، زۀ ورته وایمه چه سرکاری زمکه ده دغلته او په هغے باندے تهانه جوړه شوے ده او ورسره چه کوم سړک طرف ته زمکه ده، هغے باندے یو پرائیویټ سړی دکانونه جوړ کړی دی۔ دوئ د هغے اقرار کوی چه او 'هاں'دا درست ده چه هغے باندے، خالی ځائے باندے دکانونه چا جوړ کړی دی۔ تپوس کومه چه ولے جی سرکاری زمکه باندے دکانونه جوړ شوے دی؟ جواب دوئ خو منی چه یره جوړ شوے دی-----

Mr. Speaker: Law Minister, please.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: د دکانونو حوالے سره خو دیکښے جی دا لیکلی شوے دی، جواب ئے ورله ورکړے دے چه ډی سی او آفس کښے دا ریکارډ پروت دے۔ دکانونو حوالے سره خو د تهانړے دا ذکر شوے دے پکښے جی، د دکانونو ذکر خو پکښے نه دے شوے-----

جناب سپیکر: منسټر صاحب! تاسو مخکښے Read کړے نه دے، تیارے د نه دے کړے-----

وزیر قانون و پارلیمانی امور: زۀ به لږ ټائم اوغواړمه جی، دوئ سره به خیر بریک ټائم----

جناب سپیکر: دا ډیفر کړو سبا ته؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور: ٹھیک شوه جی۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکر صاحب!------

جناب سپیکر: Deferred، دا سبا، کل کیلئے Defer ہو گیا۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: سپیکر صاحب، Defer مو کړو ؟

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 70، یہ بھی ڈاکٹر ذاکر اللہ خان۔

* 70_ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیاوزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست کہ آزاد پراسیکیوشن سروس سٹرکچر کے مطابق مورخہ 29-06-2007 کو بذریعہ نوٹیفیکیشن اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر کی پوسٹ کو BPS-16، ڈپٹی پبلک پراسیکیوٹر کی پوسٹ کو BPS-17، پبلک پراسیکیوٹر کی پوسٹ کو BPS-18 اور ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر کی پوسٹ کو BPS-19 میں اپ گریڈ کیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ جوڈیشل پیکج میں عدلیہ یعنی عدالتوں سے وابستہ کلرکوں کو بھی اپ گریڈیشن کے علاوہ جوڈیشل الاؤنس، کنوینس الاؤنس اور یوٹیلٹی الاؤنس کی مراعات دی گئی ہیں جبکہ پراسیکیوٹرز عدالتی نظام کا حصہ ہونے کے باوجود تاحال مذکورہ مراعات سے محروم ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ پراسیکیوشن سروس سٹرکچر کے مطابق منظور شدہ اپ گریڈیشن پر تاحال عملدرآمد نہیں ہوا ہے اور ڈپٹی پبلک پراسیکیوٹر کو تاحال گریڈ 16 ہی دیا جارہا ہے اور دیگر کیڈر کے افسران بھی تاحال پرانے گریڈ کے مطابق ہی تنخواہ لے رہے ہیں؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ سال 2002ء سے مذکورہ افسران پروموشن سے محروم ہیں؛

(ہ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت پراسیکیوشن سروس سٹرکچر کے مطابق اپ گریڈیشن پر عملدرآمد کو یقینی بنانے اور افسران کو پروموشن اور دیگر مراعات دینے کیلئے اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون و پارلیمانی امور نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ اس حد تک درست ہے کہ صوبائی حکومت نے مذکورہ اعلامیہ کے ذریعے صرف اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹرز کی 84 آسامیوں کو بنیادی سکیل نمبر 14 سے 16 میں اپ گریڈ کر دیا ہے جبکہ ڈپٹی پبلک پراسیکیوٹرز اور پبلک پراسیکیوٹرز بدستور بنیادی تنخواہ سکیل نمبر 17 اور 18 میں کام کر رہے ہیں۔ تاہم سینیئر پبلک پراسیکیوٹرز کی سات آسامیوں کو بنیادی تنخواہ سکیل نمبر 18 سے 19 میں اپ گریڈ کر دیا گیا ہے لیکن متعلقہ افسران کی نامکمل سالانہ رپورٹ، اے سی آرز کی وجہ سے ان کی ترقی کے کیس کو صوبائی مجاز کمیٹی کو پیش نہیں کیا جا سکا۔ متعلقہ افسران کو بار بار ہدایت کی گئی تھی کہ وہ اپنے اے سی آرز کو مکمل کر لیں لیکن یہ افسران بضد تھے کہ ان کی

ترقی کا اعلامیہ متعلقہ کمیٹی کی منظوری کے بغیر ہی جاری کیا جائے۔ عدالت عظمیٰ نے اپنے ایک فیصلے (2005-SCMR-1742) میں واضح طور پر قرار دیا ہے کہ کوئی اعلیٰ گریڈ مذکورہ طریقہ کار کے بغیر حاصل نہیں کیا جاسکتا۔اس سلسلے میں مزید وضاحت کی جاتی ہے کہ متعلقہ افسران نے اب اپنے اے سی آر ز پیش کئے ہیں، جن کا جائزہ لیا جارہاہے اور ضابطہ کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد ان کی ترقی کا کیس صوبائی مجاز کمیٹی پی ایس بی کو عنقریب پیش کردیا جائیگا۔

(ب) سوال کے پہلے جز سے محکمہ ہذا کا تعلق نہیں ہے تاہم یہ درست ہے کہ پراسیکیوٹرز کو تاحال عدلیہ کے مساوی مراعات نہیں دی گئی ہیں اور نہ اس طرح کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے۔

(ج) یہ اس حد تک درست ہے کہ پراسیکیوشن سروس سٹرکچر کے مطابق تمام افسران اپنے گریڈ کے مطابق تنخواہ وصول کررہے ہیں۔ جہاں تک اپ گریڈیشن کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹرز جن کو بنیادی تنخواہ سکیل 14 سے 16 میں اپ گریڈ کردیا گیا ہے، وہ اپنے نئے گریڈ (BPS-16) میں تنخواہ وصول کررہے ہیں جبکہ سینیئر پبلک پراسیکیوٹرز کا کیس برائے ترقی ضابطہ کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد صوبائی مجاز کمیٹی کو غور کیلئے جلد پیش کردیا جائے گا۔

(د) آزاد پراسیکیوشن ڈائریکٹریٹ کا قیام بروئے اعلامیہ مجریہ مورخہ 7 مارچ 2004 کو زیر انتظام محکمہ داخلہ و قبائیلی امور عمل میں لایا گیا ہے۔اس وقت پراسیکیوشن سروس رولز نہیں بنائے گئے تھے۔یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ترقی و تعیناتی کے امور نمٹانے کیلئے سروس رولز اور سینیارٹی لسٹ مرتب کرنا لازمی امر ہوتا ہے جو کہ سروس رولز 2005 میں جاری کئے گئے ہیں۔ مزید براں پراجیکٹ "حصول انصاف پروگرام" کے تحت 173 عدد نئی آسامیاں مختلف سکیل کی پیدا کی گئی تھیں جس پر ریگولر بنیادوں پر ترقی نہیں کی جاسکتی تھی۔ اب یہ تمام آسامیاں مالی سال 2008-2007 سے مستقل ہوگئی ہے۔ سروس رولز اور سینیارٹی لسٹ کے مرتب ہونے اور ان آسامیوں کے مستقل ہونے کے بعد محکمہ ہذا نے پروموشن کیسز پر عملدرآمد شروع کردیا ہے۔

(ہ) حکومت کی خواہش ہے کہ ہر پراسیکیوٹر کو اس کا جائز حق وقت مقررہ پر مل سکے، لہذا صوبائی حکومت اپنے مالی وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کیسز کا جائزہ لے رہی ہے تاکہ اس سے زیادہ سے زیادہ پراسیکیوٹرز مستفید ہوسکیں۔ جہاں تک ان کے پروموشن کا تعلق ہے، اس بارے میں درج ذیل وضاحت کی جاتی ہے۔

(1) پبلک پراسیکیوٹرز بنیادی تنخواہ سکیل نمبر 17 سے 18 کی 32 آسامیوں کا پروموشن کیس صوبائی مجاز اتھارٹی (PSB) کے زیر تجویز ہے اور امید ہے کہ عنقریب اس پر فیصلہ ہو جائے گا۔

(2) 9 عدد ڈپٹی پبلک پراسیکیوٹرز بنیادی تنخواہ سکیل 17 کی خالی آسامیوں پر محکمانہ سلیکشن کمیٹی کے قیام کا اعلامیہ جاری کر دیا گیا ہے اور اہل افسران کی ترقی کا کیس عنقریب اس کمیٹی کو برائے مناسب کارروائی پیش کر دیا جائے گا۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: سپیکر صاحب، دا خو ډیر زیات یو اهم سوال دے او د دے په دے اولنی جز کښے، په دے ایک جز کښے دوئ ما ته وائی چه "جی ہاں، یہ اس حد تک درست ہے کہ صوبائی حکومت نے مذکورہ اعلامیہ کے ذریعے صرف اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹرز کی 84 آسامیوں کو بنیادی سکیل نمبر 14 سے 16 میں اپ گریڈ کر دیا ہے جبکہ ڈپٹی پبلک پراسیکیوٹرز اور پبلک پراسیکیوٹرز بدستور بنیادی تنخواہ سکیل نمبر 17 اور 18 میں کام کر رہے ہیں"، جی دا بالکل خطا جواب ئے راکړے دے۔ دوئ اوس هم په سوله او په ستره کښے کار کوی او دا کوم چه دوئ وائی چه په ستره او اتهاره کښے کوی نو دا خبره خطا ده۔ دویم زهٔ د منسټر صاحب نه دا تپوس کول غواړمه چه یو خو لکه دا سکیل ورکول دی، د چا چه سکیل د ستره نه اتهاره ته اپ گریډ شو، دویم پروموشنز دی، پروموشن د پاره د اے سی آرز ضرورت یا نور ضرورتونه دی ورسره خو دا سکیل خو گورنمنټ چه چا ته ورکړی نو هغه سکیل ته لاړ شی نو په هغے کښے د اے سی آرز څه ضرورت دے چه اے سی آرز نه وو راغلی؟ نو په دے وجه باندے مونږه دغه سکیل نه دے اپ گریډ کړے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر لاء، پلیز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: دیکښے خو جی Clearly ورکړے دی چه دا ټول پوسټونه اپ گریډ شوے دی جی، Clearly ئے په دیکښے ورکړے دی۔ دیکښے خو داسے څه Ambiguity نشته او اے سی آرز چه کوم دی، د پروموشن د پاره اے سی آرز چه ئے غوښتی دی نو هغه ئے لا نه دی رالیږلی۔

ډاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر، زهٔ خو وایمه چه دا جواب ما ته بالکل خطا ملاؤ شوے دے۔ په دے باندے زهٔ د خپل پریویلج موشن هم اراده لرمه چه زهٔ په دے

باندے پریویلج موشن هم پیش کړم۔ د دے سره جی لکه په هر یو جز کښے کوم جواب ئے چه راکړے دے که دومره ټائم تاسو ما له راکولے شئ چه په هر جز کښے زهٔ یو ضمنی کوئسچن اوکړم نو ښه ده که نه، بیا زهٔ پخپله د رول 48 تحت نوټس ورکوم چه دا د بحث د پاره، د ډیټیل ډسکشن د پاره تاسو منظور کړئ جی۔

جناب سپیکر: منسټر صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: چه تاسو دا کوئسچن ایډمټ کړو جی نو دا خو جی Clear cut, I would like to read it out چه دا خو په Tuesday باندے کیدے شی جی او بل دا ده چه Two clear days notice دے د پاره پکار دے جی۔ دغه شان Two clear days' notice پکار دے Allow کول خو جی بالکل نا مناسبه ده، دے د پاره او Tuesday یو ورځ پکښے مقرر شوے ده جی، داسے Allow کول خو بالکل ناجائزه ده جی۔

جناب سپیکر: دا به بیا په Tuesday باندے راځی د Proper notice نه پس، دوه ورځے پس ئے اخلئ که څلور ورځے پس ئے اخلئ، هغه به ورکړو۔۔۔۔۔۔

ډاکټر ذاکراللہ خان: صحیح شوه جی۔

جناب سپیکر: خو نوټس به In writing راکوئ، د هر یو ممبر صرف په خله باندے نه ده، زبانی نه دے ډاکټر صاحب۔۔۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: سر، دا به یو کوئسچن کیږی۔

جناب سپیکر: هاں جی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: صرف یو کوئسچن باندے کیدے شی۔

جناب سپیکر: یو کوئسچن، In writing به نوټس راکوی۔ رول 26 کښے شته چه هر یو کوئسچن In writing نوټس د پاره به رول 48 In writing غواړے۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, rule 48 (2) says that "such notices shall be considered by the Speaker in the order in which they are received, and when one such notice is admitted all other notices shall lapse", so only one notice can be admitted in one day.

Mr. Speaker: Not second?

Mr. Abdul Akbar khan: Not second.

Mr. Speaker: Okay. "On every Tuesday, the Speaker may, on two clear days' notice being given by a Member, allot one hour for discussion".

ډ سکشن به په Tuesday کیږی، نوټس به اوس ملاویږی۔ جی، منسٹر لاء پلیز، اس کو ذرا Clear کریں، Doubt ہے کچھ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: تو یہ مجھے تو نہیں سمجھ آتی، کیوں Doubt، اس میں تو Clear cut سارا کچھ دیا ہوا ہے کہ ساری پوسٹیں اپ گریڈ ہو چکی ہیں اور اسی پوزیشن میں ہیں تو کیا Ambiguity ہے جی اس میں؟ سوال کا جواب تو کافی تفصیلی ہے اور ------

جناب سپیکر: اس پہ اگر کوئی کنفیوژن ہو تو آپ اور ڈاکٹر صاحب چیمبر میں آ کر اس کو Clear کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ٹھیک ہے جی۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب، ------

Mr. Speaker: Question No. 83, Janab Atiq-ur-Rehman Sahib. Not present, it lapses. Question No. 49, Dr. Zakirullah Kan, please.

* 49_ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر جیلخانہ جات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور، ڈی آئی خان، بنوں اور ہزارہ میں سنٹرل جیل قائم ہیں؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ملاکنڈ جیسے بڑے ڈویژن کے کسی بھی ضلع میں کوئی سنٹرل جیل موجود نہیں؟

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت ملاکنڈ ڈویژن کے مرکزی علاقہ چکدرہ میں سنٹرل جیل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

میاں نثار گل کاکاخیل (وزیر جیلخانہ جات): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے۔

(ج) ملاکنڈ ڈویژن میں فی الحال سنٹرل جیل بنانے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: په هر یو ډویژن کښې یو ډویژنل، یو غټ جیل وی خو په ملاکنډ ډویژن کښې نشته۔ ما ترے تپوس کړے دے چه هلته جوړوئ که نه؟ منسټر صاحب ته درخواست کومه چه هلته هم د یو جیل ضرورت دے ځکه چه حالات هلته هم ډیر ګړبړ دی او ډیر زیات جیلیان دی او لرے لرے تلل وی پکښې۔

جناب سپیکر: ولے جیلونو تہ تگ غواړئ؟ The Minister concerned پلیز جواب دیں۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر! زما دا یو ضمنی سوال دے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک ضمنی کوئسچن آ رہا ہے، اس کے بعد آپ جواب دے دیں۔ ضمنی کوئسچن کیا ہے؟ جی ظاہر شاہ صاحب، ظاہر شاہ صاحب، پلیز۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سوال یہی ہے کہ سوات کا جیل تو گر گیا اور ختم ہو گیا ہے۔ سوات میں کوئی جیل نہیں ہے، ڈسٹرکٹ شانگلہ میں کوئی جیل نہیں ہے۔ شانگلہ اور سوات سے وہاں تیمرگرہ اور بونیر میں قیدیوں کو لے جایا جاتا ہے اور آج کل راستہ بھی خوازہ خیلہ اور سوات میں اور چار باغ میں بند ہے۔ قیدیوں کے ساتھ ساتھ عملے کو بہت زیادہ مشکلات پیش آ رہی ہیں، تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ ان کا شانگلہ میں ڈسٹرکٹ جیل اور سوات کا جو ڈسٹرکٹ جیل ہے، وہ تباہ ہو چکا ہے، ختم ہو چکا ہے، اس کو دوبارہ بنانے کا ان کا پروگرام ہے یا نہیں ہے؟

جناب سپیکر: آپ کے لوگ اچھے ہیں، آپ کیوں جیل بنا رہے ہیں ان کیلئے؟

جناب محمد ظاہر شاہ: جب یہ سر، میرا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔ منسٹر جیل خانہ جات، منسٹر پرزن، پلیز۔

وزیر جیل خانہ جات: شکریہ۔ جناب سپیکر، مجھے اس پر ایک بات یاد آ رہی ہے کہ ایک منسٹر جیل خانہ جات بنے تھے تو اس سے کسی نے پوچھا، جب حلف لیا، کہ آپ جیلوں میں کیا کریں گے تو انہوں نے کہا کہ میں پورے صوبے میں جیلوں کا جال بچھاؤنگا۔ جناب سپیکر، آج کل یقین کریں کہ ہمارے صوبے کے حالات خراب بھی ہیں اور جیلوں میں ہمارے ساتھ جگہ بھی نہیں ہے کیونکہ میں ہری پور سے ڈی آئی خان تک گیا ہوں لیکن میرے بھائی نے جو سوال اٹھایا ہوا ہے کہ ملاکنڈ میں سنٹرل جیل بنایا جائے، میرے ساتھ اے ڈی پی نمبر 419 ہے، ڈسٹرکٹ جیل اپر دیر اس سال ہم بنائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ، اس کیلئے تقریباً چھ کروڑ روپے ہم نے رکھے ہیں اور اس پر اس سال کیلئے دس ملین روپے ریلیز ہوئے ہیں اور کچھ دنوں میں انشاء اللہ اس کا ٹینڈر ہو گا۔ اسی طرح میں ایوان میں بتانا چاہتا ہوں کہ مردان میں ہم سنٹرل جیل انشاء اللہ تعالیٰ بنا رہے ہیں اور ان لوگوں کو کوئی تکلیف نہیں ہو گی اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم کوشش کریں گے کہ اگلے ایک سال، دو سال میں آپ کے علاقے میں، جس طرح آپ نے سوال کیا تو بنالیں گے۔

جناب سپیکر جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 123، محترمہ نور سحر بی بی۔

* 123_ محترمہ نور سحر بی بی: کیا وزیر جیلخانہ جات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ سوات جیل کی حالت خراب ہے اور کسی بھی وقت گرنے کا خطرہ موجود ہے؟
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ جیل کی عمارت خطرناک ہونے کی وجہ سے قیدیوں کو بونیر اور تیمر گرہ جیل میں رکھا جا رہا ہے؟
(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ جیل کی حالت خراب ہونے سے نہ صرف قیدیوں کو بلکہ ان کے خاندان کو بھی تکالیف کا سامنا ہے، نیز عدالتوں کا وقت بھی ضائع ہو رہا ہے؟
(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت سوات جیل کب تک تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

میاں نثار گل کاکاخیل (وزیر جیل خانہ جات): (الف) 8 اکتوبر 2005 کو آنے والے زلزلے کی وجہ سے ڈسٹرکٹ جیل سوات کی عمارت کو کافی نقصان پہنچا جس کی وجہ سے مورخہ 10.11.2007 کو جیل کو خالی کرا کر ضلع سوات کے قیدیوں کو نزدیک ترین جیلوں تیمر گرہ اور ڈگر بونیر کو منتقل کر دیا گیا۔ مذکورہ جیل کی از سر نو تعمیر کیلئے ایرا کے فنڈز سے 54.240 ملین کا تخمینہ تیار کیا گیا ہے جس پر عنقریب کام شروع ہونے والا ہے۔
(ب) جواب اوپر دیا جا چکا ہے۔
(ج) جواب اوپر دیا جا چکا ہے۔
(د) جواب اوپر دیا جا چکا ہے۔

(تالیاں)

Madam Noor Sehr: Thank you.

جناب سپیکر: انہوں نے تو ابھی تک کچھ کہا بھی نہیں اور آپ لوگوں نے تالیاں بجانا شروع کیا۔

محترمہ نور سحر: سر، ان کو پتہ ہے کہ میں جو بھی بات کہونگی، سب کے فائدے کیلئے کہونگی۔ تھینک یو، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ یہ تین سال ہو چکے ہیں، اس جیل کے بارے میں ہم سن رہے ہیں کہ اس پہ کام ہو جائے گا لیکن ابھی تک Implementation نہیں ہے اور تحریری کارروائی سے جو انہوں نے رقم بتائی ہے اتنی بڑی، تو اس کا کیا فائدہ بتانے کا جب Implementation نہیں ہو رہا ہے؟ جو مشکلات سوات کے لوگوں کو ہیں، جو ادھر کے لوگوں کو ہیں،

وہ ہمیں پتہ ہے۔اب حالات بھی خراب ہوگئے ہیں تو اس میں تو اور بھی مشکلات زیادہ ہوگئی ہیں، تو ان سے کہہ دیں کہ یہ کام شروع ہو رہا ہے، اس کا کیا مطلب ہے؟ اس کی تو مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے۔

Mr. Speaker: Jee, Minister Prisons, please.

وزیر جیل خانہ جات: شکریہ۔جناب سپیکر، میں محترمہ بہن کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن میں ایوان کو تھوڑی سی ایک بات بتانا چاہتا ہوں کہ ایبٹ آباد اور سوات جیل دونوں زلزلے کی وجہ سے خراب ہوئی تھیں۔جناب سپیکر۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ذرا توجہ دیں، منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں۔ذرا توجہ دیں، پلیز۔

وزیر جیل خانہ جات: جناب سپیکر، سوات جیل کیلئے جو پرانی جیل تھی، ڈیپارٹمنٹ نے پی سی ون بنایا تھا۔ پرانی جیل کا آکشن سات لاکھ، تیس ہزار، آٹھ سو بیس روپے اور یہ جناب، 27-05-2008 کو نو لاکھ، پچھتر ہزار روپے پر اس کا آکشن ہو گیا تھا۔اس پہ ہم نے Objection لگایا کہ بہت کم ہے یہ Estimate، تو جناب سپیکر، سیکنڈ آکشن ہم نے کرایا 05-08-2008 کو، وہ پینتیس لاکھ پہ ہم نے کرایا۔جو ڈیپارٹمنٹ کا سات لاکھ روپے تھا، اس کو ہم نے پینتیس لاکھ تک پہنچا دیا اس ملبے کا۔باقی محترمہ کا جو سوال ہے کہ یہ جیل کب بنے گی، تو اس پہ میں اس ایوان میں اس کو تسلی دینا چاہتا ہوں کہ ورکس اینڈ سروسز نے Already اس کا ٹینڈر بھی کیا ہے، ایرا والوں نے فرسٹ انسٹالمنٹ بھی ورکس اینڈ سروسز سوات کو بھجوایا ہوا ہے۔حالات ٹھیک نہیں ہیں، اللہ کرے کہ حالات ٹھیک ہو جائیں تو ہم سارے بھائی جائیں گے، سوات جیل کا افتتاح کریں گے اور میں ایوان میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ ورک آرڈر بھی کنٹریکٹر کو ایشو ہوا ہے جو پانچ کروڑ، چالیس لاکھ روپے کا ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، منسٹر صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، سوات میں تو کوئی ایسا زلزلہ نہیں آیا تھا اور اگر زلزلہ نہیں آیا تھا تو یہ جو ایرا کے پیسے ہیں، یہ تو سوات میں شائد نہیں لگ سکتے۔ایرا کے پیسے تو ان علاقوں کیلئے آئے تھے جو Earth affected areas تھے، یہ پیسہ ان کیلئے آیا تھا، زلزلہ کی وجہ سے جو علاقہ متاثر ہوا تھا۔وہاں کی جیلیں، وہاں کے سکولز، وہاں کی یونیورسٹیاں، اس طرح ایرا فنڈ کے 54 ملین روپے سے زیادہ وہاں کس طرح خرچ کئے جا سکتے ہیں؟ تو میں چاہونگا کہ منسٹر صاحب جواب دیں کہ انہوں نے منسٹری کے بعد اگر جیل جانا ہوا تو ہری پور جیل جانا چاہئے، اس طرف تو شاہد پھر بھی نہ جا سکیں۔تو یہ ہمارا اتنا بڑا پیسہ ہے جناب، اس کی بھی ذرا تفصیل بتائی جائے اور اگر وہاں پر کوئی بڑا پیسہ ضائع ہو رہا ہے تو اسے ضائع نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: پہلے افغان مہاجرین کا جو لوڈ آیا تھا، پورے ملک میں وہی پیسے تقسیم ہو رہے تھے حالانکہ لوڈ سارا صوبہ سرحد پر پڑ رہا تھا یہ گندی precedents۔۔۔۔

وزیر جیل خانہ جات: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، جواب شتہ دے ؟

وزیر جیل خانہ جات: یہ ریکارڈ پہ موجود ہے کہ یہ جیل جب زلزلہ آیا تھا، اللہ نہ کرے کہ زلزلہ دوبارہ آئے، زلزلہ جب آیا تھا، سوات کی جیل اسی زلزلے میں Damage ہوا تھا اور ساتھ ساتھ ایبٹ آباد کا بھی ہوا تھا۔

جناب سپیکر: یہ اسی میں گرا تھا؟

وزیر جیل خانہ جات: انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو تسلی دیتا ہوں کہ جتنے بھی آپ کو جیلوں کے کمروں کی ضرورت ہو، آپ کو اپنی اے ڈی پی میں بنا کر دے دونگا فنڈ سے، امید رکھیں۔

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

83۔ جناب عتیق الرحمان: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہنگو میں اغواء، ڈکیتی اور رہزنی روز کا معمول بن چکی ہے ؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ تعلیم کی پک اپ ایس پی ہنگو کے دفتر سے ایک فرلانگ کے فاصلے پر اغواء کی گئی اور بشیر غلام نامی شخص کو بھی ریسکیو 15 کے دفتر کے نزدیک سے اغواء کیا گیا ہے ؟

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ہنگو میں سیکیورٹی کے انچارج آفیسر سے رابطہ کرنے پر ضلع ہنگو کو صوبے کے دیگر اضلاع کی نسبت امن وامان میں بہتر مانتے ہیں ؟

(د) آیا ہنگو کے سیکیورٹی انچارج آفیسر صوبے کے دیگر اضلاع لکی مروت، ٹانک، بنوں اور غزنی کی طرح ہنگو ضلع کے حالات بھی بدلنا چاہتے ہیں تاکہ عوام اپنی حفاظت خود کرنے پر مجبور ہوں ؟

وزیر اعلیٰ: (الف) کرائم رپورٹ کے ملاحظہ سے یہ بات عیاں ہے کہ 2008 میں قتل اور اقدام قتل میں نمایاں کمی پائی گئی جبکہ اغوائیگی کے نو مقدمات میں سے سات مقدمات میں مغویاگان برآمد ہو چکے ہیں جس سے ضلعی پولیس کی احسن کارکردگی واضح ہے جبکہ بقایا دو مقدمات میں اورکزئی پولیٹیکل انتظامیہ کی مدد سے مغویاگان کی برآمدگی کی کوشش جاری ہے۔

(ب) ای ڈی او ایجوکیشن کی پک اپ گاڑی کو شاہو روڈ سے لے جایا گیا جو کہ اورکزئی ایجنسی سے قریب تر واقع ہے اور تقریباً پانچ منٹ کی ڈرائیونگ کا فاصلہ ہے۔ اس وقوعہ کی اطلاع فوری طور پر مقامی پولیس کو نہیں دی گئی، اسی وجہ سے گاڑی چھیننے والے ملزمان ضلع حدود کو پار کر گئے حالانکہ مقامی پولیس نے اطلاع ملتے ہی گاڑی کی برآمدگی کیلئے فوری طور پر ہر ممکن کوشش کی۔ تاہم ضلعی پولیس، پولیٹیکل انتظامیہ اور کرزئی ایجنسی کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہے تاکہ گاڑی جلد از جلد برآمد ہو سکے۔ بشیر غلام نامی شخص جو اغواء کیا گیا تھا، مقامی پولیس کی کوششوں سے برآمد ہو چکا ہے اور مقدمہ زیر تفتیش ہے۔

(ج) ہر ضلع کے اپنے جغرافیائی حالات، روایات اور جرائم کی نوعیت ہوتی ہے اور ان کو اسی انداز میں ایک مخصوص طریقہ کار کے مطابق نمٹایا جاتا ہے۔ ہنگو ضلع کے تین اطراف میں اورکزئی، کرم اور شمالی وزیرستان ایجنسی واقعہ ہیں جہاں جرائم پیشہ افراد واردات کے بعد باآسانی پناہ لیتے ہیں۔ ہنگو میں بفضل خدا قانون کی حکمرانی قائم ہے اور ملزمان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی روبہ عمل لائی جاتی ہے۔

(د) عوام کی جان و مال کی حفاظت کرنا پولیس کی بنیادی ذمہ داریوں میں شامل ہے جس کیلئے مقامی پولیس کے علاوہ سپیشل پولیس فورس بھی قائم کی جارہی ہے جو کہ گاؤں ڈیفنس کمیٹیوں کے طور پر کام کرے گی اور لوکل پولیس کو جرائم کی روک تھام میں مدد کرے گی۔ اسطرح تھانہ کی سطح پر امن کمیٹیاں بھی قائم کی گئی ہیں تاکہ علاقہ میں امن وامان قائم رہے۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: چند معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں آئی ہیں، جن کے اسمائے گرامی ہیں: جناب افتخار خان صاحب، 27 اگست تا 29 اگست 2008: جناب میجر ریٹائرڈ بصیر خٹک صاحب، 27 اگست تا یکم ستمبر 2008: جناب غنی داد خان صاحب، 27 اگست تا 29 اگست 2008: محترمہ فائزہ رشید صاحبہ، 27 اگست 2008 یعنی آج کیلئے: جناب ارباب محمد ایوب جان صاحب 27 اگست تا 9 اگست 2008 تو

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> Leave is granted. Item No. 5 'Privilege Motions'. Mr. Muhammad Zameen khan, MPA, to please move his privilege motion No. 16 in the House. Muhammad Zameen khan.

مسئلہ استحقاق

جناب محمد زمین خان: ډیره شکریه، مهربانی جی۔ سر، دا ستاسو توجه، د دے هاؤس توجه ډیر اهم مسئلے ته را ګرځول غواړمه او دا تحریک پیش کول غواړمه۔

"جناب سپیکر، مورخہ 2008-08-17 کو میرے لئے فرنٹئیر ہاؤس میں ایک کمرہ بک کیا گیا تھا لیکن کنیڈا سے واپسی پر فلائٹ میں تاخیر کی وجہ سے میں سترہ کی بجائے مورخہ 2008-08-18 کو پہنچا۔ میرے سیکرٹری کی درخواست کے باوجود کنٹرولر فرنٹئیر ہاؤس اسلام آباد نے میری ریزرویشن کو 18 کیلئے Extend نہیں کیا جس کی وجہ سے میرا استحقاق مجروح کیا گیا، لہذا اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے"۔

جی دا نه یواځے زما مسئله ده بلکه دا به د دے ټول ایوان د دے معزز ممبرانو د ټولو مسئله وی چه چرته فرنټیئر هاؤس ته لاړ شو نو هلته کمرے ممبرانو ته نه ملاویږی۔ اکثر هلته کښے به لاړ شی پرائیوټ خلق، پرون زۀ هلته کښے وومه او هلته زمونږه د دے علاقے یو کس ملاؤ شو، وئیل ئے چه زما دلته کښے کاروبار دے او زۀ کاروبار له ځم راځم او اته سوه روپئ ورکومه نو ما ته دلته په فرنټیئر هاؤس کښے کمره ملاویږی، نو دا زما په خیال د دے ټول ایوان د عزت مسئله ده۔ (تالیاں) دا ډیره اهم مسئله ده، دا پکار ده چه حل شی۔

جناب پرویز خان: جناب سپیکر صاحب، زه د دے خبرے حمایت کومه او هغوی هلته کښے یو هوټل جوړ کړے دے چه په هغے کښے اکثر آته سوه روپئ د هغے ډیمانډ کوی او تاسو اوګورئ د پنجاب خلق په هغے کښے وی، ما پخپله د هغے دغه کړے دے، ما د کنټرولر نه د هغے ریکارډ راغوښتے دے، ما وئیل چه وروره دا څه دی؟ دا مهربانی اوکړئ دا شے بند کړئ۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب! جواب ورکوی جی۔ وزیر صاحب،------

(شور)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: بالکل دا--------

(شور)

جناب سپیکر: تهیک شوه جی، تهیک شوه، ټولو وا وریده۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، یوه مسئله پکښې دا ده چه زمونږ په نوم باندے خلقو بکنګ کړے وی، بیا چه د دے ځائے نه مونږه خپل چټ وا ستوؤ، خپل ریزرویشن اوکړو چه هلته لاړ شو نو هلته را ته وائی چه ستاسو په نوم باندے خو کمرے شوی دی جی، نو هغه تاسو ته سر، ریکویسټ کومه جی چه هغوی ته اووایئی چه تر څو پورے مونږه نه Verbally confirmation دوئ نه وی اغستے نو نه د ورکوی۔ مونږه ترے خبر هم نه یو او زمونږه په نوم باندے بکنګ شوے وی جی۔

جناب احمد خان بہادر: جناب سپیکر۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا ممبر صاحب په ړومبی ځل پا څیدو، لږ دوئ له موقع ورکړئ جی۔

(قہقہہ) احمد بہادر خان۔ (تالیاں)

آوازیں: مائیک ورته آن کړئ، سپیکر ورته آن کړئ جی۔

جناب سپیکر: مائیک ورته آن کړئ جی، مائیک آن کړئ، په ړومبی ځل۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: آپ بولنا شروع کردیں، آپ کا حق بن گیا۔

جناب احمد خان بہادر: سر، میں آپ کو۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: احمد بہادر خان صاحب کا مائیک۔۔۔۔۔۔

(قہقہے / شور)

جناب احمد خان بہادر: جناب سپیکر صاحب، په ړومبنی ځل نه یم پا څیدلے، په دریم ځل پا څیدمه خو جناب سپیکر، په هاؤس کښے مونږ ته مائیک څوک نه آن کوی نو په فرنټیر هاؤس کښے به مونږ ته څوک کمره چرته را کړی؟ هغه بله ورځ ما فون اوکړو، ما ته ئے وئیل چه ستا په نوم باندے کمره الاټ شوے ده۔ ما وئیل چا ته الاټ شوے ده؟ وئیل ئے چه مونږ ته پته نشته۔ ما وئیل ما ته هغه سړے اوښایئ چه چا الاټ کړے ده او چا ته ئے الاټ کړے ده؟ ما ته ئے سړے اونه ښودلو، I don’t know چه بیا هغه کمره کینسل شوے ده که نه ده کینسل شوے۔ دا زمونږه

د ټولو ملګرو اهم مسئله ده، په دے باندے باقاعده انکوائری اوکړئ جی چه دا څوک کوی د اسے ؟

(قطع کلامیاں/شور)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، په فرنټئیر هاؤس کښے خو د چیف منسټر صاحب د پاره ځان له بلاک دے، ستاسو پکښے ځان له کمره ده خو د ډیرو کمرو پکښے د ایم پی ایز نه علاوه خلقو Permanent booking کړے دے او درے درے میاشتو نه ئے بکنګ کړے دے۔ زهٔ خو دا ریکویسټ کوم جی، مونږه مخکښے هم په دے اسمبلئ کښے دا خبره پورته کړے وه چه کم از کم د دے ممبرانو د پاره د Specific تعداد کښے کمرے وی، سپیکر ته د دا اختیار ورکړے شی چه هغوی له خلق راځی او د دے ځائے نه خپل ریزرویشن اخلی۔ دا اوس هغه احمد بهادر خان چه کومه خبره کوی چه زهٔ خبر نه یمه او کمره زما په نوم باندے بک شوے ده، نو کم از کم د دے ځائے نه خو به د اسے نه کیده کنه جناب سپیکر۔ اوس هلته کښے خلق ځی، څوک پکښے پراته وی؟ د چا پکښے، د سینئر منسټر سره پکښے ځان له کمره ده، د بل سینئر منسټر سره پکښے ځان له کمره ده، دوه پکښے د چیف منسټر صاحب پی ایس او دوه کمرے د هغه سره دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما خیال دے چه د هاؤس نه رائے اخلو په دے باندے۔۔۔۔

(قطع کلامیاں/شور)

جناب سپیکر: اودریږه، دے بی بی ته لږه موقع ورکوؤ، بی بی شازیه اورنګزیب۔

محترمه شازیه اورنګزیب: او جی، که زما دا مائیک نه وے آن شوے، یقین اوکړئ نن به زهٔ د نګهت بی بی غوندے نیمه ګهنټه ولاړهووم خو ما به خپله خبره کوله۔ زهٔ نن دا تپوس کوم چه په دے فرنټیر هاؤس باندے یو ځل نه، Ten times دا Questions raise شوی دی د دے د پاره ولے زمونږه دا پرابلم دے چه مونږه ئے Face کوؤ؟ There should be committee, there should be a committee formed , specially for the Frontier House.........

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی، ټهیک شوه۔۔۔۔۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب: او بل جی، بالکل دا حالات دی لکه یو Ghost school غوندے، د فرنټیئر هاؤس د پاره یو داسے څه، I don't know چه د دے شا ته کوم یو داسے یو لابی ده چه-----

جناب سپیکر: ٹهیک شوه جی، ٹهیک شوه۔ څه حل ورله رااوباسی، زۀ ئے درته کوم------

محترمہ شازیہ اورنگزیب: It is going against the MPAs, چه زمونږه بالکل نه اوریدے کیږی او یو خو زمونږه مائیک، دا زۀ ریکویسټ کومه چه مونږه پاخو، زمونږه یو Genuine problem وی۔ چه مونږ اودریږو نو زمونږه مائیکس د آن کیږی۔ Thank you very much.

Mr. Speaker: Very good, it is a resolution. Is it the desire of the House, that the privilege motion No. 16 for Frontier House may be referred to the concerned committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned committee.

(تالیاں)

جناب پرویز خان: جناب سپیکر! چه د دے هاؤس یو څلور کسان ممبران وی او چه د هغوی کمیٹی وی-----

جناب سپیکر: دا کوؤ کنه جی، دا کمیټئ ته حواله شو، په هغے کبنے بیا دا ډسکس کړئ جی۔ دا خو بیا زمین د، Dr. Iqbal Din Sahib, MPA, to please move his privilege motion No. 17 in the House.

ڈاکٹر اقبال دین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ "محترم سپیکر صاحب! تیل اور گیس پیدا کرنے والے علاقوں کیلئے مختص پانچ فیصد رائلٹی کے استعمال اور تقسیم کے بارے تشکیل شدہ چھ رکنی کمیٹی میں پی ایف۔39 کو نظر انداز کرنے اور پی ایف۔39 کی نمائندگی متعلقہ ایم پی اے کو نہ سونپنے پر میرا اور میرے حلقے کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ بہ ایں وجہ میں یہ تحریک اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں کہ اس کا فوری نوٹس لیا جائے اور اسے استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ اس کا ازالہ کیا جا سکے"۔

محترم سپیکر صاحب، زهٔ نن ستاسو په وساطت باندے دا خبره دے ټول ایوان ته په ډاګه کول غواړم چه په دے ټائم کښے په صوبه سرحد کښے پی ایف۔39 او پی ایف۔40 داسے دوه حلقے دی چه دا تیل او ګیس پیدا کوی لګیا دی او د دے رائلټی هم زمونږه صوبے ته ملاویږی لګیا ده۔ د دے نه علاوه د ټولو نه زیات متاثره هم دغه دواړه حلقے دی۔ د دغه تیل او ګیس پیدا کونکو کمپنو د غټو ګاډو د وجے نه زمونږه انفراسټرکچر تباه دے۔ که انفراسټرکچر تباه دے، د دغه دوه حلقو تباه دے۔ که د اوبو سطح لاندے شوے ده، د دغه دوه حلقو لاندے شوے ده۔ دغه شان که ماحول خراب دے، هغه هم د دغه دوه حلقو خراب دے۔ په دے ټائم کښے چه کومه شپږ کسیزه کمیټی جوړه شوے ده، په دیکښے د پی ایف۔40 نمائندګی خو د هغه علاقے خپل ایم پی اے صاحب کوی لګیا دے او د دے پی ایف۔39 نمائندګی ما ته نه ده حواله، په دیکښے زما نوم نشته دے او د دے نه مخکښے دا څلور کسیزه کمیټی جوړه شوے وه او ړومبے ما دا خبره چیف منسټر صاحب ته هم په ډاګه کړے وه او چیف منسټر صاحب پکښے دا هدایات جاری کړی وو چه لوکل ایم پی ایز د د دے حصه اوګرځولے شی۔ مهربانی جی۔

<u>مفتی سید جانان:</u> جی، زهٔ د دے-----

<u>جناب سپیکر:</u> تاسو هم د دوئ Favour کوئ؟

<u>مفتی سید جانان:</u> او، او جی۔ او زهٔ جی دا عرض کوم لکه دا ډاکټر صاحب چه څنګه خبره اوکړه نو دغه شان زمونږه حلقه کښے، پی ایف۔43 کښے دوه کوهیان دی، اوس د یو نه سپلائی روانه ده او بل کوهی نه به هم عنقریب سپلائی اوشی خو هلته کښے جی تر اوسه پورے د ایم پی اے په حیثیت باندے زمونږ نه هیڅ چا تپوس نه دے کړے او مونږه ئے په دغه خبره کښے د ځان سره نه یو شریک کړی، نو کم از کم د یو عوامی نمائنده په حیثیت باندے هغه ځائے کښے په دیکښے د مونږ شریک کړلے شو، دا مونږه خپل حق ګنړو او مطلب دا دے، دا مونږه خپل استحقاق ګنړو۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، ملک قاسم صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا، شکریہ۔ یہ بہت اہم مسئلہ ہے، ڈاکٹر صاحب نے جو Raise کیا ہے، ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں۔ اس میں کوہاٹ ڈویژن کے سارے منتخب ارکان کو شامل کیا جائے اور اس کو خاص توجہ دی جائے، سر۔

جناب سپیکر: منسٹر لاء، کون اس کا جواب دے گا جی؟ جی، میاں نثار گل صاحب۔

وزیر جیل خانہ جات: شکریہ۔ جناب سپیکر، جس طرح ہمارے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا، اصل میں یہ بھی ہمارے بھائی ہیں اور چیف منسٹر صاحب نے ایک کمیٹی بنائی ہے جس کا چیف سیکرٹری چیئر مین ہے، فنانس سیکرٹری اور ایڈیشنل چیف سیکرٹری اس کے ممبرز ہیں اور کوہاٹ سے بھی ایک نمائندے کو لیا ہے، منسٹر کو، اور کرک سے بھی ایک نمائندہ لیا ہے، منسٹر کو۔ میں ان بھائیوں کو تسلی دیتا ہوں کہ جب بھی اس رائلٹی کے بارے میں میٹنگ ہوگی، جو بھی فیصلے ہونگے، جس طرح بھی تقسیم ہوگی، حلقہ پی ایف۔40 کو میں Represent کرتا ہوں، حلقہ پی ایف۔39 ڈاکٹر فراز صاحب Represent کرتے ہیں لیکن میں ڈاکٹر فراز صاحب کو تسلی دیتا ہوں کہ اس میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کی مشاورت شامل ہوگی لیکن اس کمیٹی کو چلنے دیں تاکہ ان کے کام ہوں کہ وہ پسماندہ اضلاع جو کرک، کوہاٹ اور ہنگو ہیں، تو ان میں یہ رائلٹی کی رقم منصفانہ تقسیم ہو جائے۔ میں آپ سے یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ اس استحقاق کو آپ واپس لے لیں اور ساتھ ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کی مشاورت ہمارے ساتھ اس میں شامل ہوگی۔

ڈاکٹر اقبال دین: د پی ایف 40 نمائندگی خو دوئ پخپله کوی او پی ایف 39 چه چرته کبنے شپږ کوهیان په دے ټائم کبنے د تیلو او د گیس پروډکشن ورکوی لگیا دی، د هغے نمائنده د په دے کمیټئ کبنے نه وی، دا کوم انصاف دے؟ "تورے د لالا وهی نوړئ د عبدالله وهی"؟ زهٔ دا نه غواړمه چه زما د حلقے نمائندگی د په دے کمیټئ کبنے بل سړے اوکړی۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! میاں صاحب نه به زهٔ ستا سو۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: ملک صاحب، یو منټ۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: په دے کمیټئ کبنے دا ټول نمائنده شته دے، زهٔ میاں صاحب ته وایم۔۔۔۔۔

ڈاکٹر اقبال دین: دا ټول منسټران د پکښے شامل کړی خو چه د خپلے حلقے نمائنده په هغے کښے نه وی، د هغه حلقے سره به دا زیاتے روان وی او کیږی به ورسره۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی، تاسو کښینئ، د هاؤس نه به تپوس او کړو۔

مفتی سید جانان: زۀ جی یو عرض کوم۔ مونږه خپل حق گنړو، ټول د پکښے شامل کړے شو۔ میاں صاحب خو جی په یوه افتتاح کښے نه وو شریک شوے، دوئ دومره احتجاج کړے وو، کم از کم خامخا به مونږه په دیکښے شاملیږو۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، د لوئے احتجاج خطره ده، د گړبړ خطره ده۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی۔

ملک قاسم خان خٹک: په دے ځایونو کښے د بګټی مثال به درته پیښیږی، دا ټول نمائندګان د په دیکښے شامل شی د کوهاټ ډویژن۔

جناب سپیکر: کمیټئ ته ئے حواله کړو؟

(شور)

ملک قاسم خان خٹک: د کوهاټ ډویژن خبره کوؤ۔

جناب سپیکر: جی میاں نثار گل صاحب!

وزیر جیل خانہ جات: جس طرح ڈاکٹر صاحب کہہ رہے ہیں، بات ان کی Genuine ہے لیکن میں ایک ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ 08-2007 کی جو رائلٹی ہے، وہ بھی بند پڑی ہوئی ہے اور 09-2008 کی جو آئیگی کوہاٹ اور کرک کیلئے، ہنگو کی ابھی تک پروڈکشن شروع نہیں ہے، تو اس میں ایک میٹنگ کرنے دیں، کم از کم اس کام کو چلانے دیں، تو میں آپکو تسلی دیتا ہوں کہ پی ایف 39 کو Ignore نہیں کیا جائے گا کیونکہ جن جن۔۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

وزیر جیلخانہ جات: ملک صاحب، یو منټ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی پروڈکشن کچھ شروع نہیں ہوئی؟

وزیر جیل خانہ جات: پروڈکشن شروع ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: ذرا صبر کریں نا جی۔

وزیر جیل خانہ جات: پروڈکشن پی ایف 40 سے شروع ہوئی ہے، پروڈکشن پی ایف 39 سے شروع ہوئی ہے، باقی ہنگو سے ابھی پروڈکشن شروع نہیں ہے اور رائلٹی سر، 8-2007 کا جو بجٹ تھا، اس میں پانچ پرسنٹ ان علاقوں کا ہے جن علاقوں سے تیل پیدا ہوتا ہے، گیس پیدا ہوتی ہے، تو میں ڈاکٹر صاحب کو یہ تسلی دیتا ہوں کہ آپ کے حلقے کے فنڈ کو آپ کی مشاورت سے آپ کے علاقے میں لگایا جائے گا لیکن Already کوہاٹ سے ہمارے منسٹر جو ہیں، ان کو نمائندگی دی گئی ہے اور کرک سے میں اس کو Represent کر رہا ہوں، چیف سیکرٹری اس کا چیئرمین ہے، فنانس سیکرٹری سارے اور اس میں ہم عنقریب میٹنگ بھی کرنے والے ہیں۔ جب کمیٹی کی ادھر میٹنگ ہو گی، اس میں چھ مہینے لگیں گے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ جلد مہینے، دو مہینے میں اس کا کام نکلوا دیں گے۔ تو میں ان سے ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ Assurance ہو چکی ہے، اس میں سارے لوگ تو شامل نہیں ہو سکتے، اگر ان کا ہو گیا اور آپ کا نہیں ہوا تو پھر آپ۔۔۔۔۔۔

(شور)

ڈاکٹر اقبال دین: سپیکر صاحب محترم، پی ایف 39 د صوبہ سرحد وړومبنے آئل اینډ گیس فیلډ دے ، کرک پی ایف 40 د هغے نه پس آئل اینډ گیس فیلډ ډیکلیئر شوے دے۔ چه کومه کمیټی وی او په دیکښے زما د حلقے نمائندگی نه وی نو زۀ دا وایم چه زمونږه سره به دغه زیاتے روان وی۔۔۔

جناب سپیکر: ممبر صاحب، ډاکټر صاحب۔۔۔

ڈاکٹر اقبال دین: مونږه صرف نمائندگی پکښے غواړو۔۔۔

جناب سپیکر: ډاکټر صاحب، تاسو او میاں نثار گل صاحب، تاسو به زما سره په چیمبر کښے دا Thrash out کړئ هلته۔۔۔۔

مفتی سید جانان: زۀ به جی یو عرض اوکړم۔ مونږ ته خو میاں صاحب وائی چه د دوئ علاقه کښے نه دے وتلے خو په میاشت نیمه کښے خو دغه شروع کیدونکے دے کنه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس جی دا او شوه، ختمه شوه خبره۔ Mr. Muhammad Zahir Shah Khan, MPA, to please move his privilege motion No. 19 in the House……….

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب، څنګه خبره ختمه شوه؟

جناب سپیکر: هلته ملاویږو کنه، رولنګ مے پرے ورکړو۔

مفتی سید جانان: ښه جی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: شکریہ، جناب سپیکر۔"جناب سپیکر صاحب، مورخہ 22-07-2008 کو ڈی ایس سی کمیٹی کی منظوری کے بعد ای ڈی او محکمہ تعلیم شانگلہ نے تین افراد کی کلاس فور ملازمین کی تقرری انرولمنٹ نمبر 7066 کے تحت کی تھی اور پھر اسی دن یعنی 22-07-2008 کو آرڈر نمبر 7084 کے تحت دو گھنٹے بعد اس آرڈر کو منسوخ کیا گیا اور مزید آرڈر میں لکھا کہ وزیر تعلیم نے ٹیلیفون کے ذریعے اس اپوائنٹمنٹ آرڈر کو منسوخ کرنے کی ہدایات جاری کی ہیں۔ اس آرڈر کی منسوخی کے بعد سے ایک طرف وزیر تعلیم نے ناجائز اختیارات استعمال کر کے قانون کی دھجیاں اڑائی ہیں اور دوسری طرف میرا استحقاق بھی مجروح ہوا ہے"۔

جناب سپیکر، جب سے یہ اسمبلی، یہ حکومت بنی ہے تو ہم نے شروع دن سے اس حکومت کی حمایت کی ہے۔ جناب، ہم نے آپ کو متفقہ طور پر منتخب کیا ہے، ڈپٹی سپیکر کو منتخب کیا ہے اور ہم نے وزیر اعلیٰ کو بھی ووٹ دیا ہے۔ (قہقہے) سپیکر صاحب------

جناب سپیکر: په پښتو کښے وایه چه لږ دا زړه د سړی شی۔

(قہقہے)

جناب محمد ظاہر شاہ خان: ټهیک ده سپیکر صاحب۔ (قہقہے) سپیکر صاحب، مونږه وزیر اعلیٰ صاحب له هم ووټ ورکړے دے، مونږه پرے اعتماد هم کړے دے او هره مسئله چه د صوبے راغلے ده نو مونږه د دے حکومت هر وخت ملګرتیا کړے ده خو دا یو سړے دے په حکومت کښے چه دا وزیر تعلیم دے، پته نشته دے چه دے ولے دے حکومت له دا مشکلات جوړوی؟ دے همیشه په شانګله کښے افسران بدلوی۔ هغه افسران څه کوئ چه هغه استاذان غریبانان ئے هم په مخه کړی دی، هغوی بدلوی او بیا هلته کښے د کلاس فور پوسټونه

خالی وو، مخکښې به خو دا ټول اپوائنټمنټس د ایم پی اے په Recommendation باندې کیدل، اوس هغه یو کلاس فور پاتې شوې دې چه هغه زهٔ دې منسټر صاحب ته وایم چه ته لږ غوندې مهربانی اوکړه، لږ غوندې کښینه په آرام سره۔۔۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه۔۔۔۔

جناب محمد ظاهر شاه خان: سر! سر، زما عرض واوره سر، یو کلاس فور پاتې شوې دې چه دا د ایم پی اے په Recommendationباندې اپوائنټ کیږی۔ ولې ما پکښې Recommendationنه دې کړې جی؟

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی۔

جناب محمد ظاهر شاه خان: زما عرض واورئ جی۔ سپیکر صاحب، دا چه کوم کلاس فور دهٔ بهرتی کړی دی جی، دا د یو تره مړ وو او د هغه تره ځوئے ئے نشته دے، څه بل څه دغه ئے نشته دے، پوهه شوے او دا ده چه د هغه ځوم هم وو او د هغه وراره هم وو، د هغه په ځائے دهٔ اغستے دے او دوه کسان ئے نور اغستے دی۔ جناب سپیکر صاحب، آخر د دے وزیر تعلیم، دے ولے داسے غوټ په دے افسرانو باندے داسے غلط کارونه کوی؟

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی، ټهیک شوه۔ جی، منسټر صاحب ته۔۔۔۔۔۔

جناب محمد ظاهر شاه خان: زما دا درخواست دے جی چه زما دا موشن چه دے، دا د کمیټۍ ته ریفر شی، پوهه شوے او دا وزیر تعلیم صاحب، د دے وزیرانو د یو ټریننګ سکول جوړ شی چه په هغے کښے یو دا افتخار میاں صاحب، چه دے وزیرانو له، دا جونیئر وزیران چه دی، دوئ له د باقاعده ټریننګ ورکړی۔ دوئ ولے داسے غلط کارونه کوی چه د هغے سره حکومت بدنامیږی، د هغے سره دا اسمبلی بدنامیږی، د هغے سره قانون ماتیږی پوهه شوے؟ نو زما دا رائے ده چه میاں صاحب ته د دے د پاره چه دهٔ ته پته نشته دے، ما ترے تپوس اوکړو، ما وئیل وزیر صاحب، ته ولے داسے کار کوے؟ وئیل ئے امیر مقام په بونیر کښے د یو کروړ روپو پاپونه ورکړی دی او داسے د کروړنو روپو ستنے او ټرانسفرمرے ئے ورکړی دی۔ ماوئیل دا ئے کله کړی دی؟ دهٔ وئیل چه دا په

مخکښې پينځه کالو کښې ئې کړی دی۔ نو ماوئيل که تهٔ دومره خفه ئې نو دا ستنې هم ما له واپس راکړه ، دا ټرانسفارمرې هم ما له واپس راکړه، دا پائپونه هم مونږه له واپس راکړه، هغه به په بونير کښې کار کړې وی۔۔۔۔

جناب سپيکر: دا په Specific ايشو باندې وزير صاحب، منسټر ايجوکيشن۔۔۔

ملک طہماش خان: جناب سپيکر صاحب۔۔۔

جناب سپيکر: ستا څه دی؟ دا پريويلج موشن دے د طهماش خان۔۔۔۔۔۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: ملک طهماش صاحب! ته لږ غوندې کښينه۔

جناب سپيکر: منسټر ايجوکيشن، پليز جواب ورکړئ۔

جناب سردار حسين (وزير برائے ابتدائی وثانوی تعليم): مهربانی۔ سپيکر صاحب، آنريبل ايم پی اے صاحب چه کومه مسئله رااوچته کړې ده، هغه مسئلے ته د راتګ نه مخکښې څنګه چه هغوی خبره د ټريننګ اوکړه، د هغې په حواله به يوه خبره اوکړم چه د کومے مدرسے نه مونږه فارغ يو، زما يقين دا دے چه مونږ ته ئې ډير په ورکوټوالی کښې ، سياسی بوټی ئې مونږ ته راکړې ده نو په دغه حواله خو زهٔ دا وئيلې شم چه مونږ ته کم از کم د ټريننګ ضرورت نشته دے ، د الله فضل دے۔ دلته ئې ښه Train کړی يو، ښه ئې پالش کړی يو او ښه ئې تيار کړی يو نو بيا ئې دے هاؤس ته راليږلی يو۔ نو په دغه حواله خو زهٔ دا خبره کوم چه کم از کم مونږ ته د ټريننګ ضرورت نشته۔ چه کوم اهمه خبره هغوی رااوچته کړې ده سپيکر صاحب، تاسو ته پته ده چه دا يو عوامی حکومت دے ، يو اولسی حکومت دے ، په ديکښې چه مونږه کومه بهرتی کوؤ، په هغې کښې مونږه د انصاف تقاضې په نظر کښې ساتو۔ د کلاس فور خبره ايم پی اے صاحب اوکړه، بالکل دا آرډرز شوی وو، په اکثر ځايونو کښې داسے کيږی چه ای ډی اوز د خپل اختيار نه نا جائزه فائده واخلی او زهٔ بحيثيت د ايجوکشن منسټر په هغه وخت په هغې باندې سوموټو ايکشن اخلمه او هغه کينسل کومه۔ سپيکر صاحب، دوئ، ايم پی اے صاحب خبره اوکړه، زمونږ سره په رولز کښې داسے هيڅ خبره نشته دے چه د چا تره مړ وی، د هغه بچی ته د مونږ نوکری ورکړو۔ داسے که Land donors وی، څه Deceased وی نو بيا هم مونږ د Sons چه کومه کوټه ده، په هغې يوه Ratio

دا مونږه کوؤ۔ د هغے نه علاوه بیا هم زمونږ پوره پوره کوشش وی چه مونږه چه کوم خلق مستحق دی، کوم خلق حقدار دی چه هغوی ته هغه خپله نوکری، هغه که کلاس فور ده، هغه که پی ایس ټی ده، په کومه حواله ده او زهٔ خو حیران په دے خبره یمه چه مونږه خو ټول عمر په اقتدار کښے نه یو پاتے شوی، مونږه خو ټول عمر په اپوزیشن کښے پاتے شوی یو، مونږه خو نه فریاد کړے دے، نه خو مونږه ژړا کړے ده او نه مونږه سوال کړے دے۔ زهٔ ایم پی اے صاحب ته دا خبره کوم چه دا خو لا زمونږه د اقتدار څلور میاشتے نه دی شوی (تالیاں) او په څلور میاشتو کښے چه دا خلق دومره چغے شروع کوی، مونږه جی یوه خبره کوؤ چه انشاء اللّٰه زمونږ په اقتدار کښے به د انصاف تقاضے چه دی، دا به بالکل انشاء اللّٰه برابرېږی که خیر وی او د ایم پی اے صاحب د اعتراض سره زهٔ بالکل اتفاق نه کومه۔ ایم پی اے صاحب وائی چه آرو مرو به زهٔ د یو سړی نشاندهی کومه او دهٔ له به تهٔ نوکری ورکوے، دا جی یو ډیپارټمنټ دے، د دے یوه Criteria ده او مونږه به د هغه Criteria لاندے ځو انشاء اللّٰه۔ چه کوم ځائے کښے، مونږ ته پته ده چه د آنریبل ایم پی اے استحقاق دے، دا سے به هیڅ څه خبره نه راځی چه د هغوی استحقاق به مجروح کیږی۔ چه کومه د هغوی Priority ده، چه کوم د هغوی حق دے، انشاء اللّٰه هغه به هغوی ته ملاویږی خو نوکری یو داسے شے دے چه دا به حقدار ته ملاویږی۔ مهربانی، سپیکر صاحب۔

<u>جناب محمد ظاہر شاہ خان:</u> منسټر صاحب چه کومه خبره اوکړله۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> منسټر صاحب، دا کلاس فور ملازمین په کوم سکولونو کښے دی، دا په پرائمری سکولونو کښے دی؟

<u>وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم:</u> دا جی په پرائمری سکولونو کښے دی۔ دا د دوئ چه کوم اپ گریډیشن اوشی نو هغے کښے وی۔ دا پرائمری سکولونه چه زمونږ کوم وی چه کوم نوے جوړ شی یا داسے اوشی چه څوک ریټائر شی یا خدائے مه کړه څوک وفات شی نو دا هغه پوسټونه وی چه خالی شی نو دا باقاعده ایډورټائز شی او مطلب دا دے چه هغه د Criteria د لاندے راځی خو د بدقسمتئ نه۔۔۔۔

جناب سپیکر: په هغے کښے خو به مخکښے لینډ ډونر به راتلو، دغه به راتلو هغه خبرے ختم شوے دی؟

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: په مختلف حوالو باندے پکښے راځی۔ مونږه داسے کوؤ چه کوم ځائے کښے لینډ ډونرز دی، د هغوی د خوشحالولو د پاره چونکه زمکه جی نن سبا ډیره زیاته ګرانه ده، د حکومت سره د زمکے د اغستو پیسے هم نه وی نو چونکه چه کوم خلق زمکے ورکړی، د هغوی د خوشحالولو د پاره او د هغوی د دادرسئ د پاره هم هغه نوکری هغه کلاس فور هغوی ته ملاویږی۔ سپیکر صاحب، زهٔ دا خبره کوم که د دوئ په نظر کښے داسے څه خبره وی چه میرټ پکښے Bypass شوے وی، د انصاف تقاضے نه وی برابر، نو دوئ د دا خبره په هاؤس کښے راا وچته کړی اوکه دا خبره کوی چه زهٔ به د یو سړی نشاندهی کومه او هغه به ارو مرو اغستے شی نو زما یقین دا دے سپیکر صاحب، چه دا خو د انصاف تقاضے نه دی۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: طهماش خان! ته څه وائے په دے------

جناب محمد ظاهر شاه خان: سپیکر صاحب! زهٔ د نوکرئ نه د وتلو خبره کوم او دے د Criteria خبره کوی-------

(شور)

ملک طهماش خان: سپیکر صاحب! زهٔ جی------

جناب محمد ظاهر شاه خان: سپیکر صاحب! دوئ د Criteria خبره کوی؟ په دغه پوسټ باندے سړے اغستے شوے دے او هم په هغه ورځ باندے د دهٔ په ټیلیفون باندے هغه آرډر کینسل شوے دے۔

جناب سپیکر: ډی ایس سی کښے دا آرډر شوے وو؟----

(قطع کلامیاں/شور)

ملک طهماش خان: سپیکر صاحب، په پوائنټ آف آرډر باندے خبره کول غواړم-----

(قطع کلامیاں/شور)

ملک طهماش خان: سپیکر صاحب، څنګه چه تاسو------

جناب سپیکر: صبر اوکړه، دا اهم ایشو ده۔ د ډی ایس سی لاندے یو شے شوے دے، تاسو هم د دے متعلق خبره کوئ؟

ملک طهماش خان: زما هم د ایجوکیشن سره تړ خبره ده خو۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، هم داده که بل څه شے دے؟

ملک طهماش خان: زهٔ خو دغه سره، خیر لکه هغه خو لا ظاهر شاه خان۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، هم داسے ډی ایس سی یو شے کړے وو، د هغے سره Related ده؟

ملک طهماش خان: نه، نه جی نه، زما دا د سیلاب د مسئلے سره خبره تړ ده۔

جناب سپیکر: اودریږه د دے د پاره بیا موقع درکوم چه دا ایشو Issue resolve شی، دا ختمه شی نو۔ دا ډی ایس سی Approve کړی دی؟

جناب محمد ظاهر شاه خان: ډی ایس سی شوے ده، ډی ایس سی کړے ده، هغوی دا دغه کړے دی، درے کسان ئے دغه کړی دی، دغه ئے کړی دی، پوهه شوے خو چونکه هغه دوه دا اے این پی کسان وو نو هغه ئے وروستو بیا دوباره د دهٔ په هغه ټیلیفون باندے دغه کړے دی او دا بل یو سړے چه دے، دا غریب سړے چه وو، دا دهٔ دغه کړے دے، پوهه شوے؟ دا د دهٔ په ټیلیفون باندے دغه شے، دهٔ ته دا اختیار چا ورکړے دے په ټیلیفون باندے۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسټر صاحب، دا تاسو رولز نه دی ښودلی؟ دا ډی ایس سی والا چه اوشو، هغے کښے اوشو یو سړے، بیا پکار وه۔۔۔۔۔۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: چه د هغے خو هم تاسو لړ۔۔۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، داسے څه خبره نشته، داسے هیڅ څه خبره نشته، د انصاف تقاضے مونږ برابر کړے دی۔ زهٔ خو دا خبره کومه جی چه دا آنریبل ممبر صاحب دا خبره کوی چه اے این پی، داسے۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، هغه خا مخا نه غواړی چه زما د اوشی، دۀ Endorsement Nunber هم ورکړے دے، ډی ایس سی هم شوے ده او د هغے بیا ولے خلاف ورزی کیږی؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، خبره داسے ده چه د هغوی په دغے اعتراض نشته۔ دا هلته ای ډی او ناست دے، د انصاف د تقاضو په رنړا کښے به هغه باقی چه کوم ریکروټمنټ دے، هغه به هغه کوی چه په هغے باندے بیا د دوئ اعتراض وو بیا د آنریبل ممبر صاحب اولګی، بیا د په هغے باندے خبره اوکړی۔ زۀ خو بخښنه غواړمه، ممبر صاحب خو د مغالطے نه کار په دے وجه اخلی چه هغه نشاندهی کوی، نو مونږ ورکوی جی د دغه کسانو ته، اعتراض د هغوی په دے خبره دے-----

جناب محمد ظاهر شاه خان: جناب سپیکر صاحب، پوائنټ آف آرډر-----

جناب سپیکر: تاسو یو منټ کښینئ، زۀ خپله لا کلیئر نه یم----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ستاسو په ځائے زۀ لګیا یمه، د هغه Question genuine دے، زۀ پرے خپله لګیا یم۔ تاسو لږ موقع ورکړئ، ما له موقع راکړئ۔ بابک صاحب، منسټر صاحب، دا د هغه دا ریکوسټ چه د ډی ایس سی نه Approved یو Endorsement number هم ورکوی، دا واقعی د دے دغه شوے دے، د دے خلاف شوے دے؟

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، داسے څه خبره نشته۔ سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: جی منسٹر ایجوکیشن پلیز۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: داسے جی هیڅ څه خبره نشته۔ دا ډیپارټمنټ دے، مونږ خو وایو هم دا چه په ادارو کښے او دا خو جی د مشرف صاحب یا د هغه د ملګرو حکومت نه دے چه هر څوک به لګیا وی په ادارو کښے به ګوتے وهی۔ اوس خو مشرف صاحب وفات شوے دے او د هغه ملګرو له هم پکار دی چه په دے خبره

ځان پوهه کړی چه دا اولسی او عوامی حکومت دے، مونږ به په ادارو کښے داسے گوتے نه وهو۔ (شور)

جناب غلام محمد: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرډر------

جناب سپیکر: دا میاں صاحب څه خبره کوی؟ جی میاں صاحب، منسټر انفارمیشن جواب درکوی جی۔ میاں صاحب۔ مائیک آن کریں میاں افتخار صاحب کا۔ سنگل چَچ جی۔ میاں صاحب کا مائیک آن کریں ذرا، آپ چھوڑدیں، آپ چھوڑدیں، وہ آن کریں گے۔

میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات): ما وئیل جی سپیکر صاحب، دا وزیر صاحب یوائے ولاړ وو، دیخوا نه شپږ اوه رااوچت شو نو ما وئیل لږه گزاره بنه شے دے چه یو یو کس را پاځی د مسئلے په خبره به مونږ پوهیږو هم چه څه کول غواړی؟ جواب خو ډیر واضحه دے۔ هغوی وائی چه بے انصافی به نه کیږی۔ هلته ای ډی او صاحب شته دے که د دوئ څه پرابلم وی نو د هغه ځائے نه به حل شی۔ که نه وی نو زهٔ دلته ناست یم، مسئله به حل شی۔ نو ستاسو په مخکښے ورله Assurance ورکوی نو دومره کافی ده کنه جی۔

جناب محمد ظاهر شاه خان: بے انصافی خو شوے ده جی۔

وزیر اطلاعات: خو د بے انصافئ خبره کوی کنه چه-----

جناب سپیکر: دا میاں صاحب کلیئر کړه خبره چه کومه بے انصافی شوے ده، هغه به کلیئر شی کنه۔ دا هم منسټر صاحب Assurance درکړو۔ که او نه شو، بیا دا هاؤس چرته تلے خو نه دے؟ بیا راشئ۔

(شور)

جناب سپیکر: دا منسټر صاحب، دوئ چه کوم دغه اوکړو، تاسو Assurance ورکړو، دیکښے که څه زیادتی شوے وی، هغه Rectify کړئ۔ تهینک یو۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: بالکل، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی طهماش صاحب، طهماش خان۔

ملک طہماش خان: شکریه، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، زهٔ یوه خبره کول غواړم، د هائر ایجوکیشن منسٹر صاحب خو موجود نه دے خو لکه څنګه چه تاسو ته پته ده، ستاسو حلقه او زمونږه او د عالمزیب خان او د ارباب ایوب جان صاحب حلقه سیلاب خرابه کړے وه او په هغے کښے بیا د کالجونو دا چه کوم د ایف اے ایډمشن سټارټ وو، نو په هغے کښے زمونږه د حلقے ډیر هلکان پاتے شوے دی ځکه چه تر اوسه پورے خو هغوی په دغه غم کښے وو چه مونږ د خپل کور د بنیاد او د راشن بندوبست اوکړو۔ په هغے کښے اوس هم ډیر خلق، مونږ ته په حجرو کښے اوس هلکان ناست دی چه مونږ خو د دغه غمه خلاص شو خو اوس په دے بل غم واوړیدو۔ تاسو زمونږ مشران یئ او مونږ له دا بندوبست اوکړئ چه مونږ د ایډمشن نه پاتے شو، ویټنګ لسټ کښے هم زمونږه نومونه رانغلل ځکه چه مونږه په دے مسئله کښے انختے وو، نو زهٔ سپیکر صاحب، تاسو ته او منسټر صاحب ته دا وایمه چه لږه مهربانی اوکړئ مونږ له د دے مسئلے حل هم رااوباسئ او دویم نمبر خبره مے جی دے سره ټچ ده۔ بابک صاحب، منسټر صاحب موجود دے چه هغوی پکښے زمونږه هم د دے سیلاب په وجه څه داسے سکولونه دی چه هغه چهتیانے اوس ختمے شوے او د هغوی چار دیواریٔ غورزیدلے دی نو اوس به سکولونه سټارټیږی دوه څلور ورځے بعد، نو مونږ وایو که دوئ سره داسے ایمرجنسی څه فنډ موجود وی چه په هغے کښے دوئ مونږ ته لږ کار شروع کړی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر ایجوکیشن پلیز۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: او بالکل سپیکر صاحب، څنګه چه آنریبل ممبر صاحب د دے خبرے نشاندهی اوکړه، څه خو زمونږ په سوات کښے هم د بد قسمتیٔ نه سکولونه ډیر زیات خراب شو، والوزولے شو او څه دلته زمونږ په پیښور کښے چه د سیلاب کومه ایریا ده، زمونږ کوشش دا دے انشاء الله چه څومره فنډ مونږ سره دے، دا Petty چه کوم فنډ دے مونږ سره، نو مونږه به کوشش کوؤ چه تر څومره حده پورے کیدے شی نو دا Protection walls چه دی، دا به مونږ دوئ ته Arrange کوؤ انشاء الله۔

جناب سپیکر: دویم ایډمشنز چه دا کوم لیټ شوے دی، کوم بچی----

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: او بالکل، هغه مونږ ټول پرنسپلز او هیډ آف دی ډیپارټمنټس ته وئیلے دی، مطلب دا دے چه هیڅ Criteria د هغے د پاره، دا سے خبره نشته، صرف Accommodate کول دی سټوډنټان۔ هر ادارے کښے مونږ هغوی ته ډائریکټیوز ورکړی دی چه دے ایریا او یا د Race او یا د Locality څه خبره پکښے نشته ځکه چه سوات نه هم دلته ډیر سټوډنټان راغلی دی او سوله سو بیډ بیر کښے هم، بیډ بیر کښے هم هغه بله ورځ چه کوم سکول، اوس هغه ټول مکمل راارتاؤ شوے دے، سوله سو ماشومان ئے، په هغے کښے سټوډنټانے هم وے ، هغوی د پاره هم Arrangement کوؤ، نو بالکل انشاء الله هغوی ټولو ته ایډمشن ورکوی هم او راروان وخت کښے به هم هغوی ټولو ته ایډمشن ورکړی۔

جناب سپیکر: جی عالمزیب صاحب۔

جناب عالمزیب: جناب سپیکر صاحب، دا څنګه چه دوئ، زمونږ آنریبل منسټر صاحب د دے سیلاب خبره اوکړله، خبره دا کوم چه دا سکولونه وران شوی دی یا خراب شوی دی، هغے حده پورے خو بالکل ټهیک ده، د ایډمشن خبره دا سے ده چه د دے پیښور کښے زمونږه دے ځل کم از کم لس زره بچی، د سیلاب د دے حلقو نه بغیر لس زره بچی نور هم د کالجونو د ایډمشن نه پاتے شو۔ په دغه سلسله کښے پرون زۀ لاړمه، د ګورنمنټ کالج پیښور پرنسپل صاحب سره زۀ ملاؤ شومه، هغوی په هغے کښے سیکنډ شفټ هم شروع کوی خو هغوی دا وائی چه مونږ سره دلته د لیکچررز او د پروفیسرانو کمے دے، نو زۀ دے هاؤس ته ستاسو په وساطت دا وینا کومه چه مهربانی اوکړئ چه د دے لس زره بچو د مستقبل د پاره یو لائحه عمل پکار دے چه کالجونه مونږ سره شته، په کالجونو کښے کلاسونه شته خو هلته زمونږ سره لیکچران او پروفیسران نشته دے، مهربانی اوکړئ په دغه حقله باندے دا سے یو حل راویستل پکار دی چه زمونږه دا لس زره بچی چه کوم دی، چه هغه د ایډمشن نه پاتے کیږی چه دغه پاتے نه شی او دا خاصکر سپیشل چه کوم زمونږه څلور پی ایف دی، چه په دیکښے کومے علاقے دی چه د هغه بچو داخلے فارمونه که لیټ شوی وی خو چه هغوی سره سپیشل رعایت اوشی او ستاسو د چیئر نه دا سے یو رولنګ راشی چه هغه

بچی لاړ شی او هغوی فارمونه جمع کړی او هغوی له پندره ورځے ، شل ورځے ، لس ورځے یو داسے ټائم ورکړی،دا به د دے علاقے په بچو باندے یو ډیر غټ احسان وی۔ بل د دے سره سره زهٔ د اودریدو نه فائده اخلمه چه تاسو ما له مائیک را کړے دے ، پرون زمونږه دلته په دے هاؤس کښے د بجلئ په باره کښے یوه خبره شوے وه او تاسو رولنګ ورکړے وو چه دلته به چیف ایګزیکټیو او دا ټول به راځی او هغوی سره به مونږه خبرے کوؤ، نو آیا ستاسو نه تپوس کوم چه هغه چیف ایګزیکټیو نن راځی، د هغه ټائم تاسو سره کنفرم دے که کنفرم نه دے ؟ مونږ ته د هغے وینا ضروری ده۔ پرون ټوله ورځ او بیګا په ټوله شپه کښے پوره په نیم پیښور کښے بجلی نه وه او په هغه حقله زمونږه کورونو ته خلق، جلوسونه راغلل او زمونږ کورونو ته ئے کانړی رااوویشتل، سړکونه بلاک شو، ماشومان ، زنانه، بچی ټول سړکونو ته راغلل او د دے پښتنو په دے سیمه کښے ، د پیښور ښار په تاریخ کښے چرته زمونږه خوئیندے ، مئیندے سړکونو ته، بازارونو ته نه وے راوتے ، پرون په پهلا ځل دغه زنانه، دغه بچی رااووتل۔ نو زهٔ دا سوال کوم چه آیا پرون ستاسو د هغه رولنګ څه پوزیشن دے ؟ مونږ ته هغه پوزیشن لږ Clear کړئ۔ ډیره مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> عالمزیب خان! د واپډا ټول افسران راغلی دی، ستاسو انتظار کښے ناست دی۔ دا زمونږ ممبر صاحب پرے ایډجرنمنټ موشن را لیږلے وو خو زما خیال دے ټوټل سټاف راغلے دے ، هغوی تاسو سره خبره کوی خو عاطف خان څه وئیل غواړی۔ عاطف خان! پلیز۔ عاطف خان له لږ نمبر ورکړئ۔ عاطف خان۔

<u>جناب عطیف الرحمان:</u> اعوذ باللّٰه من الشیطن الرجیم۔ بسم اللّٰه الرحمن الرحیم۔ سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ زمونږه دے ورور چه د داخلو په حوالے سره کومه خبره اوکړه نو یقینی خبره ده دامسئله یواځے دوئ ته نه ده، زمونږ د دے ټولے صوبے خبره ده او هلته کښے د سټاف د کمی د وجے نه یعنی لیکچراران چه نشته، د هغوی د کمی په وجه باندے زمونږه د علاقے خلقو ته په داخلو کښے ډیر لوئے پرابلم دے۔ پرون چونکه ما د هغه کالج پرنسپل ځان سره دلته کښے راوستے وو، ما وئیل زهٔ به ئے سی ایم سره ملاومه چه مونږه ورسره د دے لیکچرارانو د بهرتئ خبره اوکړو، نو که چرته زمونږه په دغه ډګری کالج کښے ،

حیات آباد ډګری کالج کښے سټاف سیوا شو نو دا یقینی خبره ده چه هلته کښے یو مارننګ شفټ چلیږی او یو سیکنډ شفټ چلیږی، نو هغوی وائی چه مونږ به تاسو ته شفټونه ډبل کړو، نور هم به درته داخلے سیوا کړو که زمونږ دا سټاف سیوا شو۔ نو زما د دے فلور نه دا التجاء ده چه فوری طور باندے زمونږه په دغه حیات آباد ډګری کالج کښے سټاف د سیوا کړی چه زمونږ د هلکانو داخلو چه کومه مسئله ده، هغه حل شی۔ دغسے مونږ سره زمونږه د خلیلو په زمکه کښے اسلامیه کالج جوړ دے او اسلامیه کالج ته د ټولے صوبے نه هلکان راځی او زمونږه د بد قسمتئ د وجے نه د پیښور بورډ دے، د ضلع مردان بورډ دے، د ډی آئی خان بورډ دے، د بنوں بورډ دے، د هغوی سره Competition کیږی او بیا د هغے میرټ جوړیږی، نو د هغه میرټ په وجه باندے زمونږه د پیښور هلکان په اسلامیه کالج کښے د داخلو نه پاتے شوے دی، نو زهٔ دا خواست کومه چه زمونږه د خلیلو د یو خصوصی کوټه په اسلامیه کالج کښے مقرر کړے شی چه زمونږ د خلیلو هلکانو ته په اسلامیه کالج کښے د داخلے څه قسمه مسئله نه وی۔ ډیره مهربانی جی۔

جناب محمد ظاهر شاه خان: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو سره چه کوم کوئسچن، ما خو کهلاؤ رولنګ درکړو چه تاسو سره کومه زیادتی شوے ده، هغه به Rectify کیږی۔ میاں صاحب ډیر کهلاؤ اوو‌ئیل که زیادتی شوے وی نو دا به ټهیک کیږی۔

جناب ثاقب الله خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔۔۔

جناب محمد ظاهر شاه خان: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: نور فالتو بحث که کول غواړے خو هغه ستا خوښه ده، دلته نه، بهر به او کړے۔ د ټولو ممبرانو د زړه ډیرے خبرے پاتے دی۔ جی ثاقب خان۔

جناب ثاقب الله خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زما دے ورونړو، طهماش خان، عالمزیب خان او عطیف خان د تعلیم باره کښے چه کومے مسئلے دی، هغے باندے خبره اوکړه سر۔ یو کیس دوه زما مخامخ راغلے دی۔ په دغه سیلاب کښے زمونږه دوه درے داسے هونهار طالبعلمانو چه هغوی میرټ باندے

راغلے دی، خو د هغوی ډاکومنټس ټول یا خراب شوی دی یا بے درکه شوی دی یا ضائع شوی دی نو سر، تاسو ته دا ریکوسټ دے چه تاسو یو رولنګ ورکړئ په هغے کښے چه څو پورے بورډ یا متعلقه ادارے نه د هغوی کاغذونه نه جوړیږی، ډاکومنټس نه جوړیږی نو Provisionally, conditionally د انسټی ټیوشنز د په Merit base باندے هغوی ته داخلے ورکړی او چه کله هغه جوړ شی، هغه د بیا Consider کړی۔ ډیره مهربانی جی۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! تاسو سره څه هغه جواب۔۔۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: او جی، بالکل۔ سپیکر صاحب، مهربانی۔ د ایډمشن په حواله باندے چه آنریبل ایم پی اے صاحبانو کومه خبره، مسئله راا وچته کړه، بالکل جی دا یو حقیقت دے چه په ټوله صوبه کښے نن که تاسو اوګورئ نو د ادارو ډیر زیات کمے دے۔ څه پکښے د سوات حالات داسے راغلل، څه قدرتی آفات۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، دوئ بل څه وائی۔ چه کومے علاقے سیلاب وهلی دی، کاغذونه ترے ورک دی، د دے جواب ورکړئ جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: دا جی دوه مختلفے خبرے دی، هغے له بیا راځم۔ هغه مخکښے۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیټ ایډمشن غواړی، د هغے جواب غواړی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: عالمزیب خان مخکښے یوه خبره کړے وه جی، هغه جواب ورکوم۔ بیا ثاقب خان چه کومه خبره کړے ده، بیا هغے له راځمه بالکل۔ یو طرف ته د قدرتی آفت په زد کښے یو او بل طرف ته د انسانی آفت په زد کښے یو۔ مونږه جی د دے د پاره ډیل شفټ په ټولو کالجونو کښے شروع کړے دے۔ بالکل دا ایم پی اے ګان صاحبان د په دے خبره تسلی ساتی چه ټول سټوډنټانو ته خو ممکنه څکه نه ده چه تاسو اوګورئ چه زمونږ په دے صوبه کښے کالجونه څومره دی، هائر سیکنډری سکولونه څومره دی؟ زمونږ جی پوره پوره کوشش دے، انشاءالله چه څومره سټوډنټس دی، چه دا په هر حواله چه وی چه دا مونږه Accommodate کړو او دا خبره، زما یقین دا دے چه دا د آنریبل ایم پی ایز هم په

وړاندے دہ او د دوئ پہ نظر کښے دہ۔ د کومے خبرے تعلق چہ د ډاکومنټس سرہ دے ، بالکل د ثاقب خان پہ حلقہ کښے یا د عالمزیب خان پہ حلقہ کښے یا د عطیف خان پہ حلقہ کښے ، د طہماش خان پہ حلقہ کښے ، کہ داسے سپیکر صاحب، ستاسو پہ حلقہ کښے وی چہ ډاکومنټس Misplace شوی وی، بالکل د ھغے لسټونہ مونږ تہ راکړئ، مونږ بہ ورتہ پہ ایمرجنسی Basis باندے د بورډ نہ Provisional Certificate ھغوی تہ ورکړو انشاء اللہ او دغہ بہ کم از کم څہ مسئلہ نہ وی جی۔

جناب سپیکر: عطیف خان! څہ ستاسو Clear نہ شو جواب؟

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب، کہ دوئ مونږ تہ سټاف Provide کوی نو بیا Automatically زمونږہ داخلے بہ کیږی۔ ھغے کښے کسان کنټریکټ باندے واغستلے شی، بیا بہ مسئلہ حل شی۔

ملک طہماش خان: سپیکر صاحب، د عطیف خان خبرہ خو ھم ټھیک دہ جی، دغہ غم------

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: *آپ کی طرف آ رہا ہوں، یہ انسانی مسئلہ ہے، ان کے گھر بھی برباد ہو چکے ہیں، سب کچھ بہہ چکا ہے تو کم از کم ان کی بات بھی نہیں سنیں گے؟*

ملک طہماش خان: سپیکر صاحب، دیکښے دا یوہ مسئلہ دہ چہ واقعی یو خوا اللہ اووھلو او بل خوا ھمزلہ اووھلو۔ مسئلہ جی مونږ تہ دا دہ چہ اوس یو خوا پہ پیښور باندے ډیر زیات لوډ دے ، پہ دیکښے داسے دہ چہ د ډومیسائل دوئ یو Criteria جوړہ کړے دہ چہ پہ ډومیسائل باندے دوئ ایډمشن ورکوی، نو یو خو ټھیک دہ صوبہ زمونږہ ټولہ خپلہ صوبہ دہ خو د ھرے ضلعے نہ خلق راځی او پہ پیښور کښے دوئ تہ ایډمشن ورکړے کیږی۔ بیا مونږ تہ لوکل پرابلمز پکښے ډیر زیات Create شی۔ پہ دیکښے جی زۀ دا وایمہ چہ د دے د پارہ یو داسے لائحہ عمل جوړ کړی چہ ھغہ اول Priority ډسټرکټ پشاور تہ ورکړے کیږی ځکہ چہ اول تاسو اوګورئ جی چہ ګورنمنټ کالج چارسدہ روډ سرہ ټچ دے ، نزدے دے ، زما او د عالمزیب خان حلقہ دہ جی، دغہ رنګ اسلامیہ کالج د عطیف سرہ

نزدے دے ، نو چه دے لوکل ایریا ته پکښے یا کوټه ورکړے شی یا هم دے خلقو ته اول چه د دے دا لنډ کوم کسان چه د چا حق دے ، چه دوئ ته ورکړے شی نو بیا د خیر دے دا صوبه ده زمونږه ، دوئ ته د هم پکښے ترجیح ورکوی جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، ہمیں بھی بولنے کا موقع دیا جائے۔ ہم بھی کوئی بات کرنا چاہتے ہیں اور ہمارا بھی حق بنتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، منسٹر صاحب یہ تو ایڈمشن کا معاملہ ہے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: د طهماش خان د دے خبرے سره مونږه جی نه Agree کوؤ ځکه چه پیښنور------

ملک قاسم خان خٹک: سپیکر صاحب، مونږ----

جناب سپیکر: یره تاسو لږ صبر اوکړئ کنه، تاسو ته خو------

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، مونږ هم خبره کول غواړو-----

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، پیښنور چه دے ، پیښنور-----

جناب سپیکر: هغه نه دے ، هغه خیر دے۔ منسٹر صاحب! آپ Clear کر دیں کہ جو بچے لیٹ ہو چکے ہیں، ان کو عارضی طور پر کس طرح آپ ایڈمٹ کرائیں گے ؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سر، یہ طہماش خان نے جو بات کی ہے، دا پیښنور خو جی د ټولے صوبے کور دے ، دا نن د دے ټولے صوبے نمائندګان چه دلته ناست دی------

جناب سپیکر: او دا ټهیک خبره-----

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: لکه نن د سوات ملګری رااوچت شی چه په سوات کښے اسمبلی د جوړه شی (تالیاں) پیښنور------

جناب سپیکر: ټهیک شوه۔ دا د انټرمیډیټ مسئله ورته حل کړئ، دا چه اوس---

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: بالکل جی، بالکل زۀ دوئ ته Assurance ورکوم چه مونږ به کوشش کوؤ چه ټول سټوډنټس انشاء اللہ Accommodate کړو که خیر

وی۔ خو دا ھم د دے صوبے دی، دوئ تہ ھم د دے صوبے د حالاتو پتہ دہ جی۔
مھربانی۔

Mr. Speaker: تھیک شوہ جی۔ Qalandar Khan Lodhi Sahib, MPA to please move his privilege motion No. 20. Qalandar Khan Lodhi Sahib.

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ہم جانتے ہیں یہ نوعیت زلزلہ کی، جہاں جو سیلاب آیا ہے، ان کی پریشانیاں ہیں لیکن میں نے اس سے پہلے آپ سے یہ ریکویسٹ کی تھی کہ ایجنڈے کے بعد ہمیں بٹھائے رکھیں۔ جب تک وہ بھائی بات کرنا چاہتے ہیں، ہم ان کی بات سنیں گے۔ شکریہ۔

"جناب سپیکر، میں ایوان کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ گزشتہ ڈھائی تین سالوں میں میں نے پی ایف 46 ایبٹ آباد میں تقریباً انچاس کلو میٹر روڈز کرائے تھے، جن کے ٹینڈر بھی ہو گئے اور اب ان پر کام کا آغاز بھی کیا گیا لیکن ان روڈز کا افتتاح ممبران قومی اسمبلی سے کروایا گیا جس پر مجھے اعتراض نہیں ہے لیکن اس معزز ہاؤس میں میں نے آپ کے توسط سے اس بات کو اٹھایا اور آنریبل سینیئر منسٹر، جناب بشیر بلور صاحب نے ہاؤس میں یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ متعلقہ ممبر صوبائی اسمبلی کا نام بھی افتتاحی تختی پر لکھا جائے گا اور اس سے متعلق ڈی جی 'پیرا' کو بھی ہدایت دی گئی لیکن اس کے باوجود مورخہ 24-08-2008 کو میرے حلقہ نیابت میں دو سڑکوں کا افتتاح کیا گیا، پینتیس کلو میٹر ایبٹ آباد شیروان روڈ اور نو کلو میٹر لساں ٹھکار سے کنکر پائیں براستہ چمبٹی کو مگر میرا نام افتتاحی تختی پر نہیں لکھا گیا، جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا"۔

جناب سپیکر، میں نے اس کو 22-08-2008 کو اس ہاؤس میں لایا تھا، سینیئر منسٹر صاحب نے یقین دہانی کرائی تھی اور میرے سامنے انہوں نے ڈی جی پیرا کو فون بھی کیا تھا اور اس کے بعد ان لوگوں نے اس پر کچھ کام بھی کیا تھا اور میرے اپنے، جناب سپیکر، آپ سن رہے ہیں؟ جناب سپیکر، اس پہ میرے اپنے ایم این اے سے بات بھی ہوئی تھی۔ اس نے کہا کہ ہم Jointly افتتاح کریں گے، تو اس پر میں نے حلقے میں لوگوں کو اطلاع بھی دی۔ لوگ بہت زیادہ تعداد میں جمع ہو گئے شام تک لیکن رات آٹھ بجے مجھے یہ بتایا گیا کہ اس پر ممبر قومی اسمبلی، ایم این اے Insist کر رہا ہے کہ میرے ساتھ ممبر صوبائی اسمبلی کا نام نہیں ہونا چاہیئے۔ مجھے نہیں پتہ کہ اس میں محکمے کی کیا مجبوری تھی کہ انہوں نے راتوں رات دوسری تختی بنائی اور اس پہ Inauguration بھی کرائی اور Inauguration پہ ایک دوسری لگا دی۔ یہ میرے

ساتھ نہیں بلکہ یہ پانچ ڈسٹرکٹس کے میرے ایم پی ایز بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے ساتھ زیادتی ہے اور میرے ساتھ انتہائی زیادتی ہوئی ہے کہ میں نے دو تین سال، زلزلہ 2005 میں آیا، یہ لوگ تین چار مہینے پہلے Elect ہوئے ہیں، چھ مہینے تو اس وقت اس پر کام کیا گیا، وہ میں نے تین سال اس پر کام کیا، تب اس پر Implementation اب On ground آئی ہے اور اس پر میری انتہائی محنت تھی۔ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ میں رات دن لگا رہا لیکن اب جب افتتاح وہ کریں، تو وہ ہمیں اس قابل بھی نہ سمجھیں کہ اس پر ہماری تختی لگے تو اس سے میں ہی نہیں بلکہ یہ جو پورے ہزارہ ڈویژن کے پانچ ڈسٹرکٹس متاثر ہیں، ان میں یہ بائیس ممبرز ہیں تقریباً، یہ سارے صوبائی اسمبلی کے ممبروں کا مسئلہ ہے۔ میری اب یہ ریکویسٹ ہے کہ جو تختی 22-02-2008 کو یا اس کے بعد 15-07 کو جو دوسرے طور پر لگی ہے، اس کے ساتھ میرا اس پر نام شامل کیا جائے اور آئندہ کیلئے جتنے بھی میرے ممبران ہیں، ان کو اس کے افتتاح میں Inauguration پر ان کا نام لکھا جائے (تالیاں) اور اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور اس پر جلدی کوئی Decision دیا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ابھی خالی تختی پہ نام چاہتے ہیں؟

<u>جناب قلندر خان لودھی</u>: جی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر، میں۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہاں، بشیر بلور صاحب!

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: عبدالاکبر خان کو بولنے دیں جی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر، میری یہ ریکویسٹ ہے کہ بشیر خان ہی اس کا جواب دے سکیں گے اور اگر نئی تختی لگائیں تو میرے خیال میں ان کا مسئلہ حل ہو جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، بشیر بلور صاحب! (قہقہہ)

<u>جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر)</u>: جناب سپیکر صاحب! آپ کے علم میں ہے کہ آپ کے دفتر سے مجھے فون بھی آیا تھا اور آپ نے ہی وہ فون جس آدمی کو دیا تھا کہ بات کریں اور میں نے اس کے ساتھ بات کرنے کے بعد بھی آپ سے یہ کہا تھا کہ نہیں، میں نے فلور آف دی ہاؤس پر اس سے Commitment کی ہے۔ اس رات کوشش کی گئی کہ میں Commitment سے واپس ہو جاؤں کہ آپ کا نام نہ آئے اور صرف ایم این اے کا آئے۔ سپیکر صاحب کے دفتر سے، وہ بندہ وہاں بیٹھ کر اس نے مجھے کہا تو میں نے کہا کہ نہیں،

ان کا نام ضرور آئے گا۔ آپ یہ پریویلج موشن کمیٹی کے حوالے کریں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کمیٹی میں بیٹھ کر اس کے خلاف جو بھی آپ ایکشن لیں، میں آپ کے ساتھ ہوں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion No. 20, moved by the Honourable Member may be referred to the concerned committee? Those who are in favour of it may say, 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned committee.

جناب عالمزیب: جناب سپیکر، وہ بجلی کے متعلق ہم نے کہا تھا اور ہمیں یقین دہانی کرائی گئی کہ چیئر مین پیسکو آئیں گے اور ان سے بات ہو گی۔

جناب سپیکر: ہاں، وہ آپ نے کیا ہے لیکن سارے افسر آئے ہیں اور آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔

آوازیں: ان کو بلائیں، سر۔

جناب سپیکر: نہیں، اس فلور پر تو ان کو نہیں بلا سکتے۔

(قطع کلامیاں)

ایک آواز: گیلری میں سر، گیلری میں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، گیلری میں ان کو بٹھائیں، ہم یہاں پہ بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں ریزلٹ لینے کیلئے میرے خیال میں، The sitting is adjourned for 30 minutes, for tea break.

(ایوان کی کارروائی چائے کیلئے تیس منٹ تک کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

ملک قاسم خان خٹک: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔ کورم پورہ نہ دے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو او گورئ، او شمارئ چہ کورم پورہ دے کہ نہ دے پورہ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پورا ہے کورم؟ اچھا، ملک قاسم خان۔

بجلی لوڈشیڈنگ

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا ، ډیره شکریه۔ میں آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ آج جو چیف پیسکو آئے تھے تو میرے خیال میں اس ایوان کو اس پر باقاعدہ بحث کی اجازت دیں کہ ہم نے ان سے کیا لیا اور انہوں نے ہمارا کیا سنا اور ان کے کیا الفاظ تھے؟ جناب والا، تو یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عالمزیب صاحب۔

جناب عالمزیب: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، څنګه چه تاسو ته معلومه ده چه دا ټوله پختونخوا په خپل ځائے او خاصکر د ځلورو شپږو ورځو نه، د یو هفتے نه چه په دے پیښنور ښار کښے د بجلئ د لاسه کوم حال ساز دے ، نو زما ډیر ورونړه، ډیر ملګری، ډیر دوستان چه دلته په دے هاؤس کښے ناست دی، هغوی ته دا تکلیف ورپیښ دے خو پرونئ ورځ چه څومره د عذاب په دے پیښنور ښار کښے د پیسکو په وجه باندے دلته تیره شوه، نو د دغے نه مخکښے به زۀ دا اووایمه چه زما چه څومره عمر دے نو دومره سختی په دے ښار، په دے پختونخوا کښے نه وه تیره شوے لکه دا پرونئ ورځ چه کومه وه چه زمونږه دا خوئیندے ، زمونږه مئیندے ، زمونږه زنانه او زمونږ بچی دے ټکی ته مجبوره شو چه هغوی بازارونو ته او سړکونو ته راووتل او هغوی د دے خلاف احتجاج اوکړو۔ دا زمونږ د پاره ډیره د شرم خبره ده۔ زۀ نه پوهیږم چه زمونږ سره څه کیږی، ولے کیږی، ولے دا زمونږ بے عزتی کیږی؟ زمونږه دا خپله صوبه چه په نن ورځ باندے دلته په دے پختونخوا باندے دا حکومت چه کوم دے ، دا زمونږ یو داسے د Coalition حکومت دے چه په مرکز کښے هم زمونږ حکومت دے ، دلته په صوبه کښے هم زمونږ حکومت دے۔ خلق راځی او زمونږه هغه هغه بے عزتیانے کوی چه د دے نه مخکښے په تاریخ کښے چرته د ایم پی اے ګانو دغه بے عزتی نه وه شوے۔ ستاسو په دے چیئر باندے زمونږه سپیکر صاحب پرون ناست وو، هغوی مونږ له دا تسلی راکړله چه سبا به دلته د پیسکو ټول حکام راځی۔ زۀ د هغوی ډیره شکریه ادا کوم چه پسیکو چیف ایګزیکټیو سره د خپلو ملګرو راغلو خو څنګه چه ډپټی سپیکر صاحب، تاسو

هم په دغه میټینګ کښے ناست وئ، کم ازکم د یوے ګهنټے نه زیات هغه میټینګ زمونږه اوشو خو هغه لاحاصله شو۔ لاحاصله په دے چه هغه په جهر وینا اوکړله چه زهٔ د اسلام آباد نه، د مرکز نه مجبوره یمه۔ هلته چه په ما باندے بجلی بنده شی نو ما سره Alternate بله داسے څه خبره نشته چه زهٔ تاسو له بجلی درکړم۔ جناب سپیکر صاحب، یوه لار، هغه دا ده چه عوام مونږه نه پریږدی، پرون زما په کور باندے جلوس راغلے وو، زما شیشے ئے ماتے کړے دی، زما بےعزتی شوے ده۔ دغه شان زما د نورو ملګرو، د ورونړو، خوئیندو دا کوم چه په دے هاؤس کښے ناست دی، د دوئ هم دا حال دے او زهٔ د دے هاؤس نه تاسو ته وایم چه حالات داسے دی که د دے خبرے کنټرول اونه شو، نو نن به ئے اوګورئ، که نن نه وی نو سبا به ئےاوګورئ دغه، څه خو مونږ ته دا لاء اینډ آرډر سیچویشن چه کوم جوړ دے د طالبانو، دغه ستاسو د مخے دی، څه زما اوړه نشته، نن زهٔ د بجلئ نه محرومه یم، دا خلق دے ته مجبوره دی، زهٔ تاسو ته دا وینا کوم، په جهر ئے درته وایم، د دے فلور نه تاسو ته وایم که نن د دے حل رااونه وتو، سبا به دا عوام سره د کلاشنکوفو رااووځی، نو کیدے شی چه د نورو وجو نه چه دے نو دومره تاوان، نقصان، تکلیف رااونه رسی لکه څومره چه به زمونږ دا خپل ورونړه چه که رااوتل سره د دے اسلحے، د دے ټوپکو، د کلاشنکوفو نو د هغے مخ نیوے به بیا مونږ نه شو کولے۔ زهٔ تاسو ته دا سوال کومه چه مهربانی اوکړئ، لارے دوه دی، یا مونږ ته داسے لار اوښایئ چه راځئ مونږه هم د دے حکومت، د مرکز دا کوم چه زمونږه د دے بجلئ مشران دی، چه د هغوی خلاف راپاڅو او د دے خپلے بجلئ، د دے ځائے نه چه دا کومه بجلی روانه ده، د هغے دغه ټاورے، دغه ستنے، دغه تارونه مونږه په خپل لاس کټ کړو او دغے ته مونږه بمونه کیږدو او وائے لوزوؤ (تالیاں) یا راته دا لار اوښایئ، که دغه لار نه ښایئ نو دویمه لار دا ده، د سړیتوب، د انسانیت د لارے خبره کوؤ چه راپاڅئ، زمونږه مشران یئ، ستاسو د مرکز چه کوم مشران دی، واکدارن دی، زما چیف ایګزیکټیو وینا اوکړله، هغه هغه شان واکدار نه دے، هغه دلته رااوغواړئ، دلته د لسو اتو کسانو په مشرئ کښے هغه کښینوئ، د هغوی نه یو سټامپ پیپر باندے دستخط واخلئ، د هغوی نه دا

یقین دهانی واخلئ چه زمونږ د صوبے سره به په صحیح معنو، په صحیح طریقه باندے چلیږی۔ نن زما پنجاب ورور ما له زما اوږه نه راکوی، زما بجلی ټوله پنجاب ته روانه ده، زهٔ د هغے پرزور مذمت کوم او زهٔ تاسو ته دا سوال کوم، دے ټولو ملګرو، خوئیندو، ورونړو ته سوال کوم چه نن Unanimouslyدا یو قرارداد، میاں صاحب زما مشر دے، ناست دے، هغوی د دا پیش کړی چه مونږه د مرکز نه، دا قرارداد Unanimouslyپاس کړو دلته نه او هغوی ته دا سوال اوکړو چه With in twenty four hours هغه مشران د راشی، دلته کښنے د کښینی او دا مسئله د حل کړی ګنی نو زهٔ دا وینمه چه په دیکښے به دومره خونریزی اوشی چه د هغے به نه زما حکومت سبا مخ نیوے کولے شی، نه به ئے مرکز کولے شی، نه به ئے نورے څه ایجنسیانے کولے شی۔ ډیره مهربانی، الله مو عزت اوکړه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: شکریه، جناب سپیکر۔ ستاسو ډیره مهربانی چه ما ته مو وخت راکړو۔ سپیکر صاحب، تاسو ته پته ده چه چوبیس ګهنټے بجلی نه وی، ټیلیفون اوچتوه، د هغوی نه لوے کسان جوړ دی، ټیلیفون نه Attend کوی۔ پشاور ته ټیلیفون کوه، ټیلیفون نه Attend کوی۔ خلق بار بار وائی چه ایم پی اے صاحب او ایم این اے صاحب، مطلب دا دے دا څه کیږی؟ نو زهٔ ستاسو دغے کرسئ ته دا عرض کومه، مونږه او تاسو یوه نعره لګولے وه چه "خپله خاوره خپل اختیار" (تالیاں) نن مونږ ته هغه بجلی زمونږه دغه کیږی او زمکه زمونږه استعمالیږی، تباهی ئے مطلب دا دے مونږ ته راځی او مزے نور خلق وربانده کوی۔ مونږ تاسو ته، د دغه اقتدار دغے کرسئ ته دا عرض کوؤ چه د بجلئ کم وولټیج، اووربلنګ، لوډ شیډنګ، د دغے خبرو مطلب دا دے چه بنیادی خبره اوشی، هغه لاندے ایکسیئن او ایس ډی او نه رااونیسه تر دغه ځائے پورے یوه خبره او یو آواز دے چه مونږه مجبور یو، نو تاسو دغه خلق رااوغواړئ چه کوم بااختیاره خلق وی چه هغوی سره دا ایوان خبره اوکړی او دا مشران ورسره خبره اوکړی چه دا مسئله حل شی۔

ڈاکٹر اقبال دین: سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں افتخار صاحب۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر اقبال دین: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب۔۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: هم دا پوائنټ آؤټ کوم۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر اقبال دین: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: زهٔ جی معذرت غواړم۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر اقبال دین: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: داسے ده چه زمونږ د میډیا هغه ملګری یو هم نشته، مونږ خو دا خبره کول غوښتل چه دا آواز اورسی دنیا ته او دا داسے خبره ده چه زمونږه به په دے ځائے کښے دا خبره پاتے شی نو زهٔ به تاسو ته دا خواست اوکړمه چه د سبا د پاره په خصوصی توګه د بجلئ او بیا د سوات د ملګرو چه کومه مسئله وه، هغه هم پاتے شوه چه دا دواړه تاسو خصوصی توګه سبا ته کیږدئ او د میډیا ملګری چه نشته دے، زهٔ د هغوی نه معذرت خواه یمه چه زهٔ په دے مینځ کښے خبر نه شومه، زما په خیال چه هغوی ته دا اووئیلے شو چه په دغه ځائے کښے د کوریج د پاره ځائے نشته، هغوی په دے خبره خفه شو، دلته جلوس ئے هم اوښکلے دے او بیا هغوی احتجاجاً د دے ځائے نه تلی دی۔ نو هغوی خو شته دے نه، که زمونږه دا آواز هغوی ته ځوک رسوی، کله کله داسے مشکل وی، مونږ په دے خبره باندے د هغوی نه معذرت خواه یو، زما طمع او توقع ده چه سحر له به هغوی دلته کښے حاضر وی او چه میډیا حاضره وی او زمونږه آواز ځائے ته رسی، هغه وخت به د غرض خبرے سمے خوری نو ښه به دا وی چه سبا ته شی دا هر څه۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا دواړه خبرے به سبا انشاء اللہ کیږی۔۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: محترم سپیکر صاحب۔۔۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: آئٹم نمبر 7۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ثاقب اللہ چمکنی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، سبا پرائیویٹ ممبرز ڈے هم ده جی، لکه څنګه چه زما مشر ورور، میاں صاحب اووئیل چه دا مونږه چه کومے خبرے کوؤ چه دا زیات نه زیات دے خلقو ته اورسی نو زۀ به خواست کومه چه زمونږه دا مشر سردار صاحب دے، دا سے تاسو پینځه شپږ کسان راغونډ کړئ چه یو ریزولیوشن نن جوړ کړی چه هغه مونږه پاس کړو، سبا د پاره پاس کړو چه هغه ریزولیوشن کښے یو خو دا ایسکو زمونږه نه بیل شی چه د دے ټرانسفرمرے زمونږه په نوښار کښے نه کیږی۔ دویم سر، زمونږه دا پرابلم دے چه د دے د پاره د دوئ چه کوم د واپډا چیف دے، په لاهور کښے ناست دے، اسلام آباد کښے، متعلقه افسران چه دلته راشی نو د هغوی د پاره سر، یو ریزولیوشن د جوړ شی نن نه چه سبا پرائیوټ ممبرز ډے دے چه د هغے په ایجنډے کښے شامل شی۔ ډیره مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سبا به، مطلب دا دے په شریکه باندے، Unanimously به ئے راولو، اوس مطلب دا دے نور مشران هم نشته دے۔ سبا به هر څه دا Complete کوؤ، میډیا والا هم نشته دے۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر۔۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک قاسم خان۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریه، جناب سپیکر۔ ورور مے چه کومه خبره اوکړه او میاں صاحب چه دا کوم ریزلیوشن جوړوی، جناب والا، چیف ایگزیکٹیو آف دی پراونس (واپډا) All in all دے، دلته په بجلئ کښے ټول خودمختار دے۔ چه کله مونږ نه بجلی کټ کیږی، بیا د چشمے نه دوئ بجلی اغستے ده، ډیرے غټے

تاورے اوړاؤئ، د هغے نه مشکلات وو، ایتمی چه کوم بجلی گهر دے، د هغے نه به ئے بجلی اغستلے وه خو په دے صوبه کښے به ئے بجلی پوره وه گنی نو بیا تاسو داسے اوکړئ چه د تیرو دوه او دریو کالو موازنه اوکړئ او دا اوس چه کوم نوے چیف ایگزیکټیو راغلے دے نو د دوئ موازنه اوکړئ، بیا به تاسو ته پته اولگی چه دا اوس چه کوم چیف ایگزیکټیو دے سر، دا یو بے اختیاره سړے دے۔ په دهٔ کښے دا زړه نشته چه دا پوسټ اوچلوی۔ دوئ یو آئټم هم ستور ته تر اوسه پورے پرچیز کړے نه دے۔ زمونږه آٹھ سو ملین په ایس ټی جی کښے دوئ Lapse کړے، تین سو ملین ئے په ای ایل آر کښے Lapse کړے، نو جی دلته کښے زمونږه خپل د مردان ټیکنیکل سړے دے، چیف انجینئر دے، جهانزیب خان، دا د اسلام آباد نه راغلے دے په Dual charge باندے، پیسکو چیف ایگزیکټیو پوسټ Still laying vacant، نو اوس که چرے زهٔ میاں صاحب ته دا ریکویسټ کومه یا وزیر اعلیٰ صاحب ته دا ریکویسټ کومه چه جناب والا، زمونږه د خپلے صوبے سړے د دلته کښے چیف ایگزیکټیو Nominate شی، جهانزیب خان دے، رستم زاد گل خان دے، چه کوم سړے وی خو دغه سړے بالکل یرغمال دے، دے دا سیټ نه شی چلولے۔ زهٔ تاسو ته دا ریکویسټ کومه چه Spacially دا خبره په دے خپل ریزولیوشن کښے شامله کړو چه داسے سړے دلته کښے راشی چه د هغه په خپل سټاف باندے کمانډ وی، د دوئ کمانډ نشته جی۔ دا اسلام آباد کښے پرنسپل دے او دلته کښے د دهٔ سره Dual charge دے او دا Illegal دے چه دلته کښے پوسټ خالی وی، دا به دلته Senior most چیف انجینئر ته دا پوسټ حواله کیږی نو سر، زهٔ دا ریکویسټ کوم چه دا ټولے خبرے په دے ریزولیوشن کښے شاملے شی۔ ډیره مهربانی، ډیره شکریه۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> دا ملک قاسم چه کومے خبرے اوکړے، میاں صاحب، دا ټولے خبرے به سبا په قرارداد کښے راولئ او انشاء الله متفقه به ئے پاس کړو۔ ټائم اوس ډیر کم دے، چار بجے کیدو والا دی، دا اوسنئ ایجنډا به د سبا هغے کښے کوؤ۔ اوس The sitting is adjourned till 9:30 am of tomorrow morning. Thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 28 اگست 2008 صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)